Anjaan Mohabbat

انجان محبت

رومانوی اردو ناول

انجان محبت

وردہ مکاوی

مکمل ناول

وہ یونیورسٹی سے جیسے ہی تھکی ہوئی گھر واپس آئی تو بنا کھانا کھائے سونے کیلئے اپنے کمرے میں آگئی..

سامنے اپنے بیڈ کے تکیے پر پڑا لفافہ دیکھ کر اسکے چہرے کا رنگ اڑ گیا، وہ جھٹ سے اسکی طرف لپکی...

"حبہ..!!

اتنی پریشان کیوں ہو؟ میرے خط کی وجہ سے.. پر میں کیا کروں یہ لکھے بنا مجھ سے رہا نہیں جاتا، تم مجھے اچھی لگتی ہو، تم اس بات کی فکر نہیں کرو کہ تمہارے گھر میں کسی کو اسکا پتا چلے گا، تم مجھے اچھی لگتی ہو اور آج تو پنک سوٹ میں بہت ہی زیادہ پیاری لگ رہی تھی یہ کلر تم پر بہت اچھا لگتا ہے، ایسے ہی خوش رہا کرو جیسے آج خوش تھی"

تمہارا اپنا

یہ پڑھ کر اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ یہ کون ہو سکتا ہے.. لفافے پر کوئی نام یا ایڈریس نہیں لکھا تھا بس اسی کا نام تھا "حبہ"

وہ سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی کہ یہ کون ہو سکتا ہے جو لگاتار اسکو خط لکھ رہا ہے.. اسے ایسے خط پہلے بھی اپنے روم سے مل چکے تھے وہ کون تھا جو اسکے روم میں خط رکھ دیتا تھا اور کسی کو پتا تک نہ چلتا تھا

"میں سوچ رہی ہوں ہم تینوں مہندی پر ساڑھی بنالیں "علینہ بولی

سب کزنز اس وقت ہادیہ کے کمرے میں بیٹھے ہادیہ اور سعد کی شادی کی پلاننگ کر رہے تھے

"ہاں سہی ہے اور بارات میں مجھے فراک بنوانی ہے "کنزہ نے بھی اپنی رائے دی

"تم بھی کچھ بولو کہ تم کیا پہنو گی علینہ نے حبہ کو بازو سے پکڑ کر پوچھا، وہ ایک دم ہڑبڑا گئی "ہاں کیا کہہ رہی تم "وہ جو کسی خیال میں گم تھی

سعد بھائی اور ہادیہ کی شادی کیلئے کپڑے سلیکٹ کر رہے ہم، اور تم کہاں کھوئی ہوئی ہو "کنزہ نے اسے گھورا

"یار جو تم لوگ بنواؤ گے ماما کو بتا دینا میرے لئے بھی ویسا ہی بنوا دیں گی "حبہ نے ہمیشہ کی طرح لاپرواہی دکھائی

"اچھا.. اور یہ لڑکے کیا پہن رہے ہیں "علینہ نے لڑکوں کی طرف رخ کیا

"ہمارا کیا ہے ہم شاپنگ مال جائیں گے اور جو اچھا لگا لے آئیں گے، تم لڑکیوں کی طرح نخرے ساتویں آسمان پر تھوڑی ہیں، کیوں زاہد بھائی "حمزہ نے اپنے ساتھ زاہد بھائی کو گھسیٹا

"تو تمہارا کہنے کا کیا مطلب کہ ہم لوگ زیادہ وقت دیتے ہیں شاپنگ کو؟ کنزہ کو اسکی بات گولی کی طرح لگی تھی

"تو اور کیا.. ایک سوٹ لینا ہوتا ہے اور دس دکانیں چھان مارتی ہو "جواب زاہد کی طرف سے آیا تھا

"اوہ تو آپ لوگوں کی شاپنگ کون سا ایک منٹ میں ہو جاتی ہے "علینہ نے جھٹ سے جوابی کاروائی کی

"جی بلکل.. کچھ ایسا ہے کہ ہم جو بھی پہن لیں ہم پہ جچتا ہے تم باندریوں کی طرح سوچنا نہیں پڑتا کہ کیا پہنیں اور کیا نہیں.. کیا سوٹ کرے گا اور کیا نہیں.. "کب سے خاموش بیٹھے احمد نے بھی اس ہلکی پھلکی بحث میں حصہ لیا اور انہیں اندازہ ہی نہ ہوا کب انکی آوازیں اونچی ہو گئیں اور کمرے سے باہر جانے لگیں

"یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم لوگوں میں تمیز نہیں ہے کیا؟ آہستہ بولنا نہیں سیکھا کیا.. ذوالکفل نے دروازہ کھولتے ہی زوردار آواز میں کہا، اسکو دیکھتے ہی سب کی بولتی بند ہو گئی اور سب کے سانس گلے میں اٹکنے لگہ سوائے حبہ کے، وہ سب سے بے پرواہ اپنی ہی سوچوں میں گم بیٹھی تھی

"اف آج بچت ہو گئی ورنہ بھائی نے تو مار ہی دینا تھا جتنا ہم شور مچا رہے تھے" احمد نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اس پہ سب کا قہقہہ بلند ہوا.. ذوالکفل ان سب سے بڑا تھا اور وہ ایک ہفتہ پہلے امریکہ سے اپنی تعلیم مکمل کر کے لوٹا تھا سب کزنز اس سے ڈرتے تھے اسکی سخت مزاجی کی وجہ سے..

سعد اور ہادیہ شادی کی تیاریاں عروج پر تھی روز بازار کے چکر لگ رہے تھے، آج بھی ینگ پارٹی نے شاپنگ کا پلان بنایا اور وہ حبہ کو بھی زبردستی ساتھ گھسیٹ لائے تھے.. حبہ، کنزہ اور علینہ کو بازار لانے لے جانے کی ذمہ داری احمد کی تھی سارا دن کئی دکانوں کے چکر لگا کے بالآخر کچھ شاپنگ ہو ہی گئی.. حبہ کی سمجھ میں کچھ نہ آتا تو وہ علینہ اور کنزہ کو بولتی کہ جو تم دونوں کو اچھا لگے میرے لیے وہ لے لو.. وہ دونوں اسکے اس ڈائیلاگ سے بیزار تھیں..

گھر پہنچ کر سب کو اپنی شاپنگ دکھائی اور کھانا کھا کے اپنے اپنے کمرے کا رخ کیا کہ تھکاوٹ سے تینوں کا برا حال تھا..

* * * *

حبہ نے کمرے میں آتے ہی دوپٹہ ایک طرف بیڈ پر اچھالا اور واش روم میں گھس گئی وہاں آئینے پر چپکا لفافہ دیکھ کر بری طرح سے چونکی اسنے جھٹ سے وہ اتارا اور الٹ پلٹ کر دیکھا اس دفعہ بھی اس پہ بھیجنے والے کا نام پتہ نا تھا.. اس لفافے میں بلکل ویسا ہی کاغذ تھا جیسے وہ پہلے دیکھ چکی تھی، اس نے گہری سانس بھر کے پڑھنا شروع کیا

"حبہ جانتی ہو جب صبح سویرے تم بالکونی میں ٹھنڈی ہوا کے مزے لیتی ہو اس وقت آسمان سے اتری پری لگتی ہو، دل کرتا ہے تمہیں دیکھتا رہوں اور جب ہوا سے تمہارے بال اڑ اڑ کے تمہارے منہ پر آتے ہیں تو دل کرتا ہے پاس آ کے وہ میں خود تمہارے چہرے سے ہٹاؤں، پر میں مجبور ہوں ایسا نہیں کر سکتا تمہارے بنا دل بے چین رہتا ہے دل چاہتا ہے ہمیشہ تمہیں دیکھتا رہوں ماوہ ہاں یاد آیا آج شاپنگ کر کے آئی ہو، سب چیزیں بہت اچھی ہیں پر جو گولڈن ڈریس ہے اس میں تم پری لگو گی اس کے ساتھ اپنے بال کھلے رکھنا..

ہمیشہ خوش رہو...

تمہارا اپنا

حبہ نے غصے سے وہ خط بھی الماری میں رکھ دیا وہ جو سکون سے سونے کا سوچ رہی تھی اسکی نیندیں اُڑ گئیں اب پوری رات اس سوچ میں گزرنی تھی کہ وہ کون ہے کیوں اسے خط لکھتا ہے

آصف اور واصف دو بھائی تھے انکی ایک بہن زہرہ تھی.. زہرہ کے شوہر نے اسے طلاق دے دی تو وہ بچوں کو لے کر بھائیوں کے پاس آگئی بھائیوں نے بھی کھلے دل سے بہن کا استقبال کیا

آصف صاحب کے چار بچے تھے، ذوالکفل، سعد، علینہ اور احمد.. ذوالکفل بچپن سے ہی سنجیدہ طبیعت کا مالک تھا وہ اپنے کزنز سے زیادہ بات چیت نہیں کرتا تھا کیونکہ اسے یہ سب پسند نہیں تھا ہمیشہ لئے دیئے انداز میں رہتا تھا،

سعد ملی جلی طبیعت کا تھا لیکن دل کا اچھا تھا.. سعد کا دوسرا نمبر تھا لیکن ذوالکفل کا ابھی شادی کا ارادہ نہیں تھا تو آصف صاحب نے اسکی شادی کا ارادہ کر لیا

اس کے برعکس علینہ اور زاہد بچپن سے ہی بہت شرارتی تھے سب کزنز کے ساتھ مل کے خوب ہلا گلا کرتے ابھی تک سب کے ساتھ ان کی شرارتیں عروج پر ہوتیں.

واصف صاحب کے تین بچے تھے ہادیہ، حبہ اور زاہد، تینوں بہن بھائی سادہ طبیعت کے تھے جو ہنس کے بلاتا اس کے ساتھ ہنس دیتے اور منہ بنانے والوں سے دور رہتے، علینہ اوزاہد اپنی شرارتوں میں انہیں بھی شامل کر لیتے تو وہ انکا اچھے سے ساتھ دیتے..

ہادیہ اور سعد کی شادی دونوں کی باہمی رضامندی سے ھو رہی تھی

زہرہ کے دو بچے تھے کنزہ اور حمزہ، کنزہ بہت سگھڑ تھی اسے جب بھی کوئی ڈھونڈتا تو وہ کچن میں ملتی ممانیوں کا ہاتھ بٹاتی ہوئی.. اسکی منگنی بچپن میں ہی احمد سے ہو گئی تھی.. حمزہ ایک پڑھاکو قسم کا بچہ تھا ہر وقت کتابوں میں پایا جاتا تھا.. وہ سب ایک ہی گھر میں مل جل کے رہ رہے تھے

****

'چلو بھی، ابھی پارلر بھی جانا ہے اور تم لوگ ابھی تک بیٹھی ہو" علینہ نے کمرے میں آتے ہی کنزہ اور حبہ کو گھورا

'ہاں تم لوگ تیار ہو جاؤ" حبہ نے لاپرواہی سے کہا

"جاؤ سے کیا مراد ہے تمہاری؟ تم بھی چل رہی ہو اور زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے" کنزہ نے بھی اب کی بار اسے گھورا

"یار میں کیا کروں گی پارلر جا کے، مجھ سے نہیں ہوتا یہ میک اپ وغیرہ" حبہ نے منہ بنایا

"ہم تمہاری ایک نہیں سننے والے، اٹھو چینج کر کے آؤ جاؤ" علینہ نے اسے بازو سے پکڑ کر صوفے سے اتارا

"اچھا آتی ہوں پر میک اپ نہیں کرواؤں گی" انگلی اٹھا کے کہتی کھڑی ہو گئی

"وہ بعد کی بات ہے پہلے چلو تو سہی.. لیکن ہم لوگ جائیں گے کس کے ساتھ" کنزہ نے یک دم پریشانی سے کہا

"ماما نے کہا ہے کہ ذوالکفل بھائی ہمیں لے جائیں گے اور واپس بھی لے آئیں گے" علینہ نے جواب دیا

"کیا؟؟؟؟؟؟؟" کنزہ اور حبہ یک دم سے چلانے والے انداز میں بولیں

"ہاں" علینہ نے کندھے اچکائے

"مجھے نہیں جانا تمہارے اس کھڑوس بھائی کے ساتھ" حبہ کو غصہ آیا

"اوہو وہ کھا تھوڑی جائیں گے" علینہ سمجھانے والے انداز میں بولی کنزہ نے بھی علینہ کی ہاں میں ہاں ملائی.. "پر جب وہ آنکھیں دکھاتے ہیں تو ڈر کے مارے میرا بی پی لو ہو جاتا ہے.. میں نے نہیں جانا ان کے ساتھ احمد کو بلا لو" حبہ نے پریشانی کے بعد حل بتایا

"احمد اور حمزہ بزی ہیں اور سعد بھائی کو خود بھی تیار ہونا ہے ایسے میں ذوالکفل بھائی ہی بچتے ہیں، تم چلو تو کچھ نہیں کہتے وہ" علینہ نے تفصیل سے جواب دیا

مزید 15 منٹس کی بحث کے بعد بلآخر وہ جانے کیلئے مان گئی

"اچھا تم لوگ چلو میں عبایا پہن کے آتی ہوں" حبہ نے کہا

"آج تو عبایا رہنے دو، لہنگے کے ساتھ کیسے عبایا سنبھالو گی نقاب کی وجہ سے میک اپ بھی خراب ہو گا" کنزہ نے ماتھے پر بل ڈالے

"تم لوگ اپنے فضول مشورے اپنے پاس رکھو، بھاڑ میں جائیں میک اپ اور لہنگا، میں نقاب نہیں چھوڑ سکتی" حبہ نے غصے میں جواب دیا

"اچھا چلو جو کرنا ہے کر لو پر چلو تو سہی" علینہ نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے

پارلر سے تیار ہونے کے بعد وہ سیدھا ہال میں پہنچے جہاں مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا، خوب انجوائے کیا گیا مختلف گیمز کھیلنے کے ساتھ ساتھ سعد اور ہادیہ کو مہندی لگائی گئی.

حبہ، علینہ اور کنزہ نے سی گرین اور گولڈن ہلکے کام دار لہنگے پہن رکھے تھے ہلکی جیولری کے ساتھ ہلکا میک اپ..

حبہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ دونوں اسکا میک اپ کرواہی لائی تھیں اور وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

ساری رسمیں ہنسی خوشی ہو گئیں تو سب گھر کو چلے تھکے ہارے سب اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھے..

حبہ کمرے میں آتے ہی عبایا اتار کے جیولری اتارنے کیلئے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی، کان سے بالی اتارتے ہوئے اسکی نظر جیولری باکس پر پڑی اس میں وہ ہی لفافہ پڑا تھا

اب کی بار اسے شدید غصہ آیا ایک بار اسکا دل کیا کے وہ اسکو پھاڑ کے پھینک دے لیکن ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اٹھالیا. اس لفافے میں سے گلاب کی خوشبو آئی تھی جب اس نے خط نکالا تو گلاب کی تین چار پتیاں اسکے پاؤں پر گر گئیں اسے حیرت تو ہوئی پر وہ اگنور کر کے خط پڑھنے لگی

"حبہ کیلئے..

اب تم نے بالکونی میں آنا بند کیوں کر دیا شاید تمہیں برا لگا لیکن میں پھر بھی اپنے خطوط کا سلسلہ بند نہیں کر سکتا کیونکہ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا بالکونی میں نا سہی اس کے علاوہ میں تمہیں کئی بار دیکھ لیتا ہوں، جی بھر کرنا سہی اک جھلک ہی سہی..

نقاب میں تم بے حد پیاری لگتی ہو ہمیشہ ایسے ہی پردے میں رہ کے اپنی عزت کی حفاظت کرنا

باقی باتیں بعد میں، ابھی تم تھکی ہوئی ہو گی اور آرام کرنا چاہو گی..

تمہارا اپنا"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں

تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا

پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی

تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے

ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر

ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر

پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

حبہ کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کرے تو کیا.. کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی کہ لوگ کیا سوچیں گے، آخر وہ چاہتا کیا تھا اس سے.. وہ بڑبڑاتے ہوئے جیولری اتارنے لگی

اچھا جو بھی ہے صرف خط ہی تو لکھتا ہے اس میں ایسی کون سی بات ہے اور خطوط میں ایسی کوئی بات بھی نہیں جس سے لگے میں نے اس سے رابطہ کیا ہے اگر کبھی کسی کے ہاتھ لگا بھی تو کہہ دوں گی کہ مجھے نہیں پتہ کہ کون ہے یہ..

اس نے خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے فیصلہ کن انداز میں کہا اور جا کے سونے کیلئے لیٹ گئی

پر کوئی تھا جسکی نظریں اسے دیکھ رہی تھیں جس کے لب حبہ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے پر وہ کون تھا یہ حبہ کو معلوم نہ تھا

اگلا دن بارات کا تھا جو بہت اچھا گزرا. سب کزنز نے خوب ہلا گلا کیا اسکے بعد ہادیہ کو سعد کے کمرے بھیج دیا گیا اور سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تاکہ کچھ آرام کر سکیں.

اگلے دن ولیمہ تھا سب ذوالکفل کے ساتھ پارلر چلی گئیں

"سنو جلدی تیار ہو جانا اور کال کر دینا بعد میں بزی ہوا تو تم لوگوں کو اکیلے جانا پڑے گا" وہ تینوں آگے پیچھے گاڑی سے اتریں تب ذوالکفل نے آواز دی، سب سے پیچھے حبہ تھی

"جی اچھا میں علینہ سے کہہ دوں گی" اسکی سمجھ میں نا آیا کہ کیا کہے. اسکا جواب سنتے ہی اسنے زن سے گاڑی آگے بڑھا دی حبہ کا رکا سانس بحال ہوا.

وہ تینوں تیار ہو کے ہال میں پہنچیں

"ارے حبہ یہ کیا تم نے بھی علینہ لوگوں جیسا ڈریس لیا تھا نا پھر یہ" اسکے عبایا اتارتے ہی پھوپھو نے پوچھا

"جی پھوپھو وہ جل گیا تھا استری کرتے ہوئے تو میں دوسرا لے آئی تھی" حبہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"اچھا، یہ بھی پیارا لگ رہا ہے میری بچی پر،" وہ مطمئن ہو گئیں

پر زرا دور کھڑے اک شخص کو بے حد خوشی ہوئی تھی کہ اس نے وہ ڈریس نہیں پہنا تھا کیونکہ وہ چاہتا ہی یہ تھا کہ حبہ وہ گولڈن ڈریس نا پہنے وہ جانتا تھا کہ اگر وہ سیدھے سے اسے کہتا تو وہ نہیں مانتی.... وہ مسکراہٹ دباتے آگے چلا گیا، حبہ اس بات سے بے خبر کہ کوئی اسکو دیکھ رہا ہے

جانتی ہو میں یہی چاہتا تھا کہ تم وہ گولڈن سوٹ نہ پہنو.. اور اگر یہ بات میں تمہیں کہتا تو تم ہر گز بات نہ مانتی.. اب تم نے انجانے میں ہی سہی پر وہ ہی کیا جو میں چاہتا تھا..

آج تم گرے میکسی میں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی جیسے آسماں سے اتری کوئی پری.. یقین مانو نظر نہیں ہٹ رہی تھی تم سے.. اپنا خیال رکھنا..

تمہارا اپنا...!!

ولیمے کے فنکشن کے بعد وہ اپنے روم میں آئی تو آج اسے بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پھولوں کے گلدستے کے ساتھ یہ خط ملا.. اسکا سر گھوم گیا.. آخر کون کر رہا تھا یہ سب اور وہ اسے دیکھ کیسے لیتا ہے.. یہ خط اور پھول.. وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھ رہی تھی.. آخر یہ چاہتا کیا ہے.. سوچوں میں گم صوفے پر بیٹھ گئی....

شادی ختم ہوئی تو زندگی واپس اپنے معمول پر آگئی، سب اپنی زندگی میں مصروف ہو گئے ہادیہ اور سعد ہنی مون کے لیے چلے گئے تھے...

باقی سب کنزنزلان میں بیٹھے موسم انجوئے کر رہے تھے کیونکہ موسم بہت اچھا تھا

ہادیہ اور سعد بھائی کی شادی کے بعد گھر میں کیسے سناٹا ہو گیا ہے نا" احمد بولا

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو ماموں ممانی سے کہتے ہیں کہ اب کسی اور کی شادی کر دیں" کنزہ نے بھی ہاں میں ہاں ملانے کے ساتھ مشورہ دیا

"ہاں اب انہیں ذوالکفل بھائی کی شادی کرنی چاہیئے" حمزہ بول دیا

"پر یہ تو سوچو ان سے شادی کرے گا کون؟ کبھی ہنستے تو دیکھا نہیں انہیں ہم نے" زاہد با قاعدہ سوچ میں پڑ گیا

"ارے ے ے یہ اپنی حبہ ہے نا یہ بھی اسی کی طرح ہے ہم بابا سے بات کرتے ہیں اور ان دونوں کی شادی کروا دیتے ہیں" اب کی بار علینہ بولی تھی اور حبہ کو آگ لگ تھی

"علینہ کی بچی تمیز سے بات کرو تمہارے بھائی سے شادی کرنے سے بہتر ہے میں شادی ہی نہیں کروں"

"ارے اتنے برے تو نہیں ہیں میرے بھائی" علینہ نے برا سا منہ بنایا

"ہاں اتنے برے نہیں ہیں، بس ان سے جو بھی شادی کرے گی اسکی زندگی وہیں ختم ہو جائے گی اور تو کچھ نہیں کہتے. نہ کبھی ہنستے ہیں نہ کبھی بولتے ہیں، جب دیکھو تو آنکھیں نکال میرا بی پی لو کرتے رہتے ہیں،" حِبہ اپنی دھن میں بولے گئی. "ہاں اب بولتی کیوں بند ہو گئی اب کیوں خاموش ہو گئے سب" حبہ نے سب کے چہروں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا، سب کے رنگ اڑے ہوئے تھے سب کی نظروں کے تعاقب میں جب اسنے دیکھا تو اسکا بی پی ایک بار پھر لو ہونے لگا مطلب پیچھے ذوالکفل کھڑا تھا اور اسکے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ سب سن چکا ہے اب جب وہ کچھ نہ کہہ سکی تو اٹھ کے وہاں سے بھاگ آئی اور اپنے کمرے میں آ کے سانس لیا..

""تجھ کو یقیں آئے نا آئے یہ اور بات

میں تجھ سے دور رہ کر بھی تیرے پاس ہوں.

جون ایلیا""

یونیورسٹی سے واپس آ کے جب حبہ نے کپڑے نکالنے کیلئے الماری کھولی تو اس میں یہ خط ملا تھا کافی دن سے یہ خطوط کا سلسلہ رکا ہوا تھا آج وہ یہ دیکھ کر مسکرائی تھی

اچھا تو مجھے لگا تھا کہ یہ باز آ چکا ہے پر نہیں.. اس نے سوچتے ہوئے جلدی سے لفافہ کھولا اس میں وہی سادہ کاغذ تھا جس سے کسی پرفیوم کی خوشبو آ رہی تھی.. خط کھولنے پر یہ شعر پڑھتے مسکرا دی

"پتا نہیں کہاں پاس ہو مجھے تو نظر نہیں آتے، لگتا ہے کوئی جن بھوت ہے جسے میں تو نظر آتی ہوں پر وہ مجھے نظر نہیں آتا" اس نے دھیمی آواز میں کہا اور اس خط کو باقی خطوط کے ساتھ رکھ دیا اور کچھ سوچ کے مسکرانے لگی..

سعد اور ہادیہ ہنی مون ٹرپ سے آج ہی واپس آئے تھے اور سب کزنز ان سے چپکے بیٹھے تھے کیونکہ انہیں پارٹی چاہیے تھی

"ہمیں نہیں پتا سعد بھائی ہمیں آج ہی لے کر چلیں" علینہ نے کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"جی ہاں اور آج ہم صرف آئس کریم پر نہیں ماننے والے ہمیں اچھی والی پارٹی چاہیے" حبہ نے جلدی سے کہا

"اچھا اچھا میں نے کب منع کیا ہے آج سب ڈنر باہر کرتے ہیں" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں میں کنزہ کو بلا کے آتی ہوں" علینہ یہ کہہ کر کچن میں جانے لگی کیونکہ باقی سب تو یہیں تھے پر وہ کچن میں کاموں میں لگی تھی" اور ہاں کِفل بھائی کو بھی بلا لینا" سعد نے آواز لگائی حبہ چونکی

"یار تم لوگ جاؤ میں نہیں جا رہی"

حبہ نے کہا تو ہادیہ نے بے ساختہ اسے دیکھا

"کیوں؟ تم نے کیوں نہیں جانا ابھی تو تم ہمارے سر ہوئی تھی کہ اچھی سی پارٹی چاہیے" ہادیہ نے حیرت سے کہا

مجھے نہیں جانا اگر آپ کے دیور جناب ذوالکفل صاحب بھی جائیں گے" حبہ نے بے دھڑک کہہ دیا

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم حبہ ایسا نہیں کہتے" ہادیہ نے اسے ذرا غصے سے کہا

"آپی ہر وقت تو انکے منہ پر بارہ بجے رہتے ہیں، مجھے خوف آتا ہے ان سے، جب سے آئے ہیں میں نے تو ہنستا بھی نہیں دیکھا انکو،" حبہ نے اپنا پوائنٹ بتایا

"بھئی حبہ اب تم زیادتی کر رہی ہو وہ تمہیں کچھ بھی نہیں کہتے، یہ غلط بات ہے، کسی کو بھی مسئلہ نہیں ہے صرف تمہیں ہی ہے ان سے مسئلہ" احمد بولا

"مجھے نہیں پتا بس، آئی ایم سوری اگر تم لوگوں کو برا لگا تو، پر مجھے وہ پورے کھڑوس لگتے ہیں" حبہ اسکی شان میں قصیدے پڑھتے جیسے ہی واپس مڑی اسکا سانس ایک منٹ کیلئے اٹکا تھا

"وہ.... میں... میں.. حبہ کی زبان میں تالے پڑ گئے کیونکہ سامنے کِفل کھڑا تھا

"ارے بھائی آپ کہاں تھے میں آپکو آپ کے روم میں ڈھونڈ رہی تھی.." علینہ نے کفل کو مخاطب کیا

"ہاں بھائی ہم ڈنر کیلئے جا رہے ہیں آپ بھی ریڈی رہیئے گا" سعد بھی جلدی سے بولا دراصل وہ دونوں حبہ کو بچانا چاہتے تھے

"ہممممم.. آجاؤں گا" کِفل اک نظر حبہ پر ڈالتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

'حبہ اسلئیے کہتی ہوں سوچ سمجھ کے بولا کرو انہوں نے سب سن لیا ہے" ہادیہ نے حبہ کو گھورا تو حبہ کا بھی سر جھک گیا اسے شرمندگی ہوئی اس دفعہ بھی کِفل نے اسکی سب باتیں سن لیں تھیں..

"تم لوگ چلے جاؤ • میں کہہ رہی ہوں مجھے نہیں جانا" حبہ بِضد تھی

"حبہ کتنی بری بات ہے کِفل بھائی سب کچھ سن چکنے کے باوجود بھی کچھ نہیں بولے اور تم ہو کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا پھر بھی ایسے کر رہی ہو" کنزہ اسکے پاس بیٹھی اسے ڈانٹ پلا رہی تھی

"میرے سر میں ویسے بھی درد ہے مجھے نہیں جانا تم لوگ سمجھتے کیوں نہیں." حبہ دھیمی دھیمی آواز میں چلائی

"حبہ دیکھو اگر تم نہیں جاؤ گی تو میں ناراض ہو جاؤں گا، میری شادی کی ٹریٹ ہے اور میری سالی ہی نہیں جا رہی" سعد نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا

"اچھا چلتی ہوں بھائی آپ ناراض نہ ہوں، لیکن میں آپ کے ساتھ جاؤں گی اس کھڑوس کی گاڑی میں نہیں جانا میں نے" حبہ نے کہا تو سعد نے بے اختیار قہقہہ لگایا

"ٹھیک ہے پیاری بہنا تم میرے ساتھ ہی آنا"

سب آگے پیچھے گھر سے نکل پڑے

****

"بہت مزیدار کھانا تھا بھائی مجھے تو مزہ آگیا" کھانے کے بعد ریسٹورنٹ سے نکلتے ہوئے علینہ نے کہا

"ہاں سعد بھائی اب ہم آئس کریم کھائیں گے" حبہ نے دو قدم آگے چلتے سعد کو آواز دی

"نہیں بہت دیر ہو گئی ہے اب گھر چلیں گے" ذوالکفل نے آہستہ آواز میں کہا

"لیکن مجھے آئس کریم کھانی ہے" حبہ نے دانت بھینچے

کسی اور وقت کھا لینا ابھی گھر چلو" کفِل نے نرم لہجے میں کہا

"مجھے ابھی کھانی ہے تو ابھی کھانی ہے اور آپ کون ہوتے ہیں مجھے روکنے والے میں سعد بھائی سے بات کر رہی ہوں" حبہ غصے سے کہتی جا کے گاڑی میں بیٹھ گئی اور کفل مٹھیاں بھینچے اسے جاتا دیکھتا رہا.

کس قدر بدتمیز لڑکی ہے... وہ منہ میں ہی بڑبڑایا..

"بھائی آپ ناراض نہ ہوں میں اسکی طرف سے معافی مانگتی ہوں" ہادیہ نے شرمندگی سے سر جھکا لیا

ارے نہیں تم اسکی طرف سے کیوں معافی مانگ رہی ہو، کوئی بات نہیں چھوڑو.. کفل نے ہادیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا..

وہ لوگ بنا آئس کریم کھائے واپس آ گئے تھے اور اب سب ہال روم میں بیٹھ گئے تھے کیونکہ کسی کا بھی سونے کا کوئی ارادہ نہ تھا لیکن حبہ منہ بنائے اپنے روم میں جانے لگی تھی

"حبہ ؟ بیٹھو کہاں جا رہی ہو" احمد نے اسے جاتے دیکھا تو بولا

"مجھے نیند آ رہی ہے میں سونے جا رہی ہوں" وہ منہ بناتی کہہ گئی

"ڈرامے نہ کرو اور بیٹھ جاؤ" ہادیہ نے اسے بازو سے پکڑ کر بیٹھایا

"آپی میرا دل نہیں، چھوڑیں میں جا رہی ہوں" یہ کہتے ہی وہ بازو چھڑوا کے بھاگی..

کفل کو یہ دیکھ کے برا لگا وہ بھی سب سے معذرت کرتے اٹھ گیا

افففف اس کھڑوس کی وجہ سے پانی بھی نہیں رکھ سکی آج میں.

پیاس کی وجہ سے آنکھ کھلی تو اسے پتا چلا کہ آج پانی رکھنا بھول گئی ہے وہ پانی لینے کیلئے کچن میں آ گئی.. حبہ کو وہاں کسی کے موجود ہونے کا احساس ہوا

"کون ہے وہاں.." اس نے ارد گرد دیکھا پر کوئی بھی نظر نہ آیا اس نے جگ میں پانی ڈالا اور جیسے ہی واپس پلٹی اسکا رنگ اڑ گیا سامنے ٹیبل پر ویسا ہی لفافہ پڑا تھا اس نے لرزتے ہاتھوں سے لفافہ اٹھایا اور جلدی سے کمرے کی طرف بھاگی کمرے میں آنے کے بعد سب سے پہلے اسنے پانی پیا کیونکہ وہ بہت ڈر گئی تھی اس کے بعد اس نے لفافہ کھول کر خط پڑھنا شروع کیا

"تم ایک اچھی لڑکی ہو پر پھر بھی آج تم نے ایک آئس کریم کیلئے سب کے ساتھ منہ بنالیا، تم جانتی ہو جب تم غصے سے گاڑی میں جا کے بیٹھ گئی تھی تو تمہاری آپی نے تمہارے کزن سے معافی مانگی تمہاری وجہ سے، کتنی نادان ہو تم... جہاں تک میں جانتا ہوں تم ایک اچھی لڑکی ہو، ایسا تو نہیں کرتی تھی اب ایسے کیوں ہو گئی ہو؟

تمہارا اپنا.."

یہ آخر ہے کون جو ہر وقت میرے آس پاس رہتا ہے، اسے کیسے پتا تھا کہ میں پانی لینے جاؤں گی اور اس وقت وہ یہ خط مجھے دے گا.. کون ہو تم. مجھے کیوں الجھا رہے ہو.. کیا چاہتے ہو.. وہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی.. اسکی سمجھ میں کچھ نہ آرہا تھا

افففف آج تو بچ گیا ورنہ وہ دیکھ لیتی تو گھر سر پہ اٹھا لیتی.. میں نے سوچا تھا کہ پانی پینے کے بعد لفافہ اس کے کمرے میں رکھ دوں گا لیکن وہ خود ہی وہاں آگئی.. پتا نہیں اس نے وہ لفافہ اٹھایا کہ نہیں، کسی اور کے ہاتھ نہ لگ جائے ابھی جا کر دیکھ آتا ہوں.. وہ آہستہ سے سوچتے ہوئے کچن میں آیا وہاں پر لفافہ نہیں تھا وہ اطمینان سے واپس مڑنے لگا تو اسکی نظر کسی چیز پر پڑی تھی اس نے دیکھا وہ حبہ کی بالی تھی.. مسکراتے ہوئے اس نے وہ بالی ہاتھ میں دبائی اور وہاں سے چلا گیا.

اب اپنے بیڈ پر لیٹا وہ گزرے دو ماہ یاد کر رہا تھا جب جب اس نے حبہ کو خط لکھا، اب تک اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے

حبہ میں تمہیں ہمیشہ ایسے ہی محبت کرتا رہوں گا تم میری نہیں بھی ہوئی تو بھی تمہیں اپنا بنالوں گا، ایک دن تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگو گی یہ میرا وعدہ ہے تم سے.. وہ خیالوں میں حبہ سے مخاطب تھا اب اس نے ایل-ای-ڈی

آن کر لیا جہاں حبہ کی تصویروں کا سلائیڈ شو چلنے لگا تھا، حبہ کی ہر وہ تصویر جو خود حبہ کو بھی نہیں پتا تھا کہ بنائی گئی ہے..

آج اتوار تھا اور گھر میں کافی گہما گہمی تھی۔۔۔وجہ آج سب گھر تھے۔۔۔اور سب کزنز اس وقت ہال روم میں بیٹھے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

"کیا مسئلہ ہے؟ تم لوگوں نے اتنا شور کیوں مچار کھا ھے؟؟"کفِل ابھی نیند سے جاگا تھا اور شور سن کر اس طرف آیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں ں بھائی ھم سوچ رھے تھے کہ ہم کون سی گیمز کھیلیں اور شام کو کہاں جائیں "علینہ نے جواب دیا۔

"یہ تم لوگ اتنا شور مچا کے سوچتے ہو۔۔۔حالانکہ ایک بندہ خاموش رہ کر سوچ سکتا ھے۔اور شام کو کہاں اور کیوں جانا ھے؟"کفِل وہیں سب کے ساتھ بیٹھ گیا

"ہم سب ہر سنڈے باہر گھومنے جاتے ھیں، آپ یہاں نہیں تھے تو آپکو نہیں یں پتہ۔"کنزہ نے جھٹ سے جواب دیا۔

"یہ لو بھئی ئی گرما گرم پکوڑے وہ بھی شیف حِبہ کے ہاتھ کے۔"حبہ نے کمرے میں آتے ہی آواز لگائی تھی۔

"تم لوگ کھاؤ میں آتی ھوں "جب اسکی نظر کفِل پر پڑی تو سارا مزہ خراب ھو گیا۔۔۔

"رُکو حِبہ!"کفل نے آواز دی تو وہ وہیں سہم گ ئی اور اپنی کچھ دن پہلے کی جانے والی کفل کی برائیاں یاد آئیں جو اس نے سن لی تھیں۔

"تم بیٹھو یہاں میں جا رہا ہوں مجھے ویسے بھی جلے ہوئے پکوڑے کھا کر اپنی صحت خراب نہیں کرنی۔"کفل دانت پیستا ھوا کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور حبہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا جبکہ باقی سب کے قہقہے بلند ھو گئے۔

"کیا ہے ھے؟ بڑی ہنسی آرہی ھے تم لوگوں کو۔"حِبہ نے غصے سے کشن اٹھا کے سعد کو مارا جس کی ہنسی سب سے زیادہ تھی۔

"یار بدلہ لے گئے ہیں بھائی اپنا۔"سعد نے ہنسی پہ کنٹرول کرتے ھوئے کہا

"اور کرو اُنکی برائیاں۔۔۔"احمد بولا،

"مزہ آیا جلے ہوئے پکوڑے بنانے والی؟"کنزہ نے بھی حصّہ لیا۔

"بولتے رھو سب مجھے کیا وہ تو ہیں ہی کھڑوس۔ ہر وقت تو چہرے پہ بارہ بجے ھوتے ہیں۔"حبہ نے بھی ڈھٹائی کی انتہا دکھائی

"ہاں ہاں ہم سب جانتے ھیں وہ کتنے کھڑوُس ھیں بس تمہیں کچھ زیادہ ہی مسئلہ ہے اُن سے،"ہادیہ بولی۔

"کیا مطلب۔ کہنا کیا چاہتی کو"حبہ حیرت سے بولی

"بن ایسے رہی ھو جیسے تمہیں دادی کی بات بھول گئی ھے،"علینہ نے اسکی بازو پر چُٹکی کاٹی۔

"پاگل ھو تم لوگ، ایسا سوچنا بھی مت۔"حبہ یہ کہتے ھوئے وہاں سے چلی گئی اور پیچھے سب کی ہنسی کے فوارے چھوٹے۔۔

"کچھ بھی ہو میں الزام تمہیں ہی دوں گا
تم معصوم بہت ہو پر توبہ تمہاری آنکھیں۔۔۔

(انجان شاعر)

تمہاری آنکھیں اس قدر خُوبصورت ھیں کہ جو بھی ان میں دیکھے تو ڈوب جائے۔۔۔میں جب بھی تمہاری آنکھوں میں دیکھتا ھوں تو ڈوب جاتا ھوں پھر نہ دنیا کی خبر رہتی ہے اور نہ کسی کا ڈر۔ یاد رہتی ہو تو بس تم۔

اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔"

حِبہ نے یونیورسٹی میں بیٹھے ہوئے اپنی کتاب کھولی تو اس میں سے ویسا ہی لفافہ نکلا۔

یاخُدا یہ لڑکا مروائے گا مجھے۔ حبہ نے بڑبڑاتے ھوئے لفافہ کھولا تو اس میں اک تصویر کے ساتھ خط تھا۔ تصویر حبہ کی آنکھوں کی تھی۔ تصویر اتنی خوبصورتی سے بنائی گئی جیسے کسی نے فرصت سے بیٹھ کے بنائی ہو۔ حبہ نے تصویر دیکھ کر مسکراتے ہوئے خط کھولا تو اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

پتہ نہیں کون ہو تم۔ میرے لیے یہ سب کرتے ہو۔ کاش میں تمہیں دیکھ پاتی۔ تمہیں بتا پاتی کہ مجھے یہ سب کتنا اچھا لگنے لگا ہے۔ نا جانے کیوں پر اب مجھے تمہارے خط کا انتظار رہنے لگا ہے"۔ حبہ نے سوچتے ھوئے لفافہ واپس بند کر کے رکھنے لگی پر کسی چیز پر نظر پڑی تو وہ حیرت میں مبتلا ہو گئی۔ ارے یہ کیا؟ حبہ نے حیرت سے وہ گھڑی اٹھائی۔۔

حبہ یونی جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ پیچھے سے اسکی امی زُلیخہ بیگم نے آواز دی تو وہ واپس پلٹ دی۔

"افف شکر ھے چلی گ ئی اب میں یہ اسکے بیگ میں رکھ آتا ہوں" وہ سوچتا ہوا حبہ کی گاڑی کے قریب آیا اور ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ وہ خط کہاں رکھے۔ "اہاں اس میں رکھ دیتا ہوں"۔ اسکے بیگ پر نظر پڑی تو اس نے بیگ کھول کے اسکی کتاب میں خط رکھ کے بیگ بند کر دیا اور جلدی سے واپس آ گیا۔ جب اسکی نظر اپنے ہاتھ پر پڑی تو اس کے ہوش اُڑ گئے۔

"میری گھڑی۔۔ اُف میری گھڑی کہاں گئی"۔ اس نے پیشانی پہ ہاتھ مارا

"لگتا ہے اسی کے بیگ میں رہ گ ئی۔

اُف خُدا اب کیا کروں"۔وہ پریشانی کے عالم میں ٹہلنے لگا کیونکہ اب وہ واپس گھڑی لینے نہیں جا سکتا تھا کہ حبہ واپس آچکی تھی۔۔

"یہ گھڑی کس کی ھو سکتی ھے"۔وہ یونیورسٹی سے واپس آئی ی تو کھانا کھا کے سیدھا اپنے کمرے میں آئی اور اب وہ گھڑی ہاتھ میں لیے گہری سوچوں میں گم تھی۔

"وہ جان بوجھ کر تو پھینک نہیں گیا ہو گا۔کیونکہ وہ مجھے اپنی کوئی نشانی نہیں دے گا۔پر کیا یہ غلطی سے میرے بیگ میں اس خط کے ساتھ۔۔۔۔۔۔پر وہ ایسی لاپرواہی نہیں کرے گا۔۔۔۔تو پھر یہ گھڑی۔۔۔۔۔

میں نے گھر میں تو کبھی کسی لڑکے کو ایسی گھڑی پہنے نہیں دیکھا۔مطلب یہ گھڑی کسی باہر والے کی ہے۔۔

میرا یہ شک غلط ھے کہ یہ کسی کزن کی شرارت ھے۔مطلب وہ کوئی ایسا لڑکا ہے جسے میں نہیں جانتی۔یا تو وہ مجھے یہ دکھا کہ گمراہ کر رہا ہے کہ میرا شک اسکی طرف جائے ہی نا۔

اُف خُدایا میں جتنا سوچتی ھوں اتنا اُلجھ رھی ھوں۔میں کسے بتاؤں؟ جسے بتاؤں گی مجھے ہی غلط سمجھے گا اور بڑوں تک بات چلی گئی تو ساری عزت کا رائتہ بن جائے گا"۔اب حبہ رو دینے کو تھی۔وہ اُلجھتی جا رہی تھی اُس شخص میں اُسکی پہیلیوں میں۔وہ ہر طرف سے سوچ چکی تھی پر ایک بھی بات ایسی نہیں ملی تھی جس سے اسے پتہ چلے کہ وہ کون ھے۔آخر کار تنگ آکر اُس نے گھڑی الماری میں رکھ دی اور کمرے سے نکل گئی۔

"جی امی آپ نے بُلایا۔"ذواُلکفل نے ماں کے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی بلایا ھے بیٹا، بیٹھو کچھ ضروری بات کرنی ھے۔"نساء بیگم نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جی امی بیٹھ جاتا ھوں آپ بتائیں خیریت تو ھے؟"کِفل کو حیرت ہوئی ی۔

"ہاں ہاں بیٹا خیریت ہی ھے۔" اب کی بار آصف صاحب نے جواب دیا۔

"بیٹا اصل میں تمہاری دادی نے تمہارا اور حِبہ کا رشتہ بہت پہلے ہی طے کر دیا تھا۔ اور اپنے آخری وقت میں بھی وہ یہی کہتی رہی تھیں۔ یہ اُنکی آخری خواہش تھی۔ اب تم ہمیں اپنا فیصلہ بتاؤ اگر تم کہیں اور انٹرسٹڈ ہو تو ہم واصف اور زلیخہ سے معذرت کر لیتے ہیں۔" نسا بیگم نے پوری بات تفصیل سے بتائی۔

"پر امی حِبہ۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔

"تم اپنا جواب دو حبہ سے ھم بات کر لیں گے۔" آصف صاحب نے دوٹوک بات کی۔

"جی بابا جیسے آپکو بہتر لگے آپ کر لیں میں کسی اور میں انٹرسٹڈ نہیں ھوں۔" کفل نے سر جُھکا لیا۔

"بیٹا اگر تم کچھ وقت لینا چاہو تو سوچ لو۔" نسا بیگم نے پیار سے کہا۔

"نہیں امی، ابو اور دادو نے جو فیصلہ لیا ہے میرے لیے بہتر ھو گا بس آپ حبہ کی مرضی پوچھ لیجی ئے گا اور اگر وہ ہاں کر دے تو اسکی پڑھائی ی مکمل ھونے کے بعد شادی کا سوچی ئے گا اس طرح اسکی پڑھائی ی متاثر ہو سکتی ہے۔ پر اگر وہ منع کر دے تو زیادہ دباؤ نہ ڈالا جائے۔" کفل نے پوری بات واضح کر دی

"نہیں بیٹا ہم کیوں دباؤ ڈالیں گے بیٹی ہے وہ ہماری۔" آصف صاحب بولے۔

"اب میں چلوں؟؟" کفل نے اجازت چاہی اور اجازت ملتے ہی وہ وہاں رُکا نہیں۔

کیا مصیبت ھے کتنے دن ہو گ ئے نہ کوئی ی خط نہ کوئی ی اتا پتہ۔ میں کہاں ڈھونڈوں اس لڑکے کو۔ لگتا ھے ٹائی م پاس کر رھا تھا اب وہ کہیں اور بزی ہو گیا ہو گا اور میں فضول میں فکر لے کے بیٹھی ہوں اسکی۔ حبہ اپنے کمرے میں بیٹھی خُود سے باتیں کر رہی تھی کتنے دن سے اس انجان کا کوئی ی خط نہیں آیا تھا۔ اب اسے انتظار رہنے لگا تھا اسکے خط کا وہ بے چین تھی۔

ارے یہ کون بد تمیز ھے!وہ سوچوں میں گم تھی کہ اچانک اسکے کمرے کی کھڑکی سے ایک پتھر آیا۔ کوئی ی بھی تو نہیں ہے اس نے کھڑکی سے جھانکا۔

"ارے یہ کیا!وہ واپس مُڑی تو وہی پتھر پڑا تھا جس پر ویسا ہی لفافہ لپٹا تھا۔ حبہ نے خوشی کے مارے جھٹ سے وہ لفافہ اٹھایا اور اسے کھول کر جلدی سے پڑھنا شروع ھو گئی۔

"ناراض ہونا مجھ سے کافی دن سے خط نہیں لکھا۔ اصل میں مَیں بزی بلکل بھی نہیں تھا میں تو بس یہ دیکھنا چاہ رھا تھا کہ کیا تمہیں بھی میرے خط کا انتظار ھوتا ھے۔ اور دیکھو تم کتنی بے چین ھو۔ بس اسی لیے تم پر ترس آگیا اور خط لکھ دیا۔ دن بدن تم سے محبت بڑھتی جا رہی ھے کیا تمہیں بھی مجھ سے محبت ہوئی ی ھے؟ یا نہیں۔ کیا تم اب بھی میرے خطوط سے پریشان ھو جاتی ھو؟ پریشان مت ھوا کرو۔

اپنا خیال رکھا کرو۔

تمہارا اپنا۔۔"

پگلا!" حبہ نے خط پڑھ کر مُسکراتے ھوے کہا۔

"محبت کا تو پتہ نہیں پر تم اچھے ضرور لگنے لگے ھو اور تمہارے خط کا بھی شدّت سے انتظار رہتا ھے۔ کاش میں تمہیں بتا سکتی"۔ حبہ بولتے ھوئے مسکرا دی۔۔۔۔ تو دُور کھڑا کوئی ی شخص بھی مُسکرایا

.....

کافی دنوں سے وہ کوئی ی خط نہیں لکھ رہا تھا کیونکہ وہ حبہ کی کیفیت دیکھنا چاہتا تھا۔ اور آج جب اُس پہ نظر پڑی تو وہ سمجھ گیا کہ وہ اسکے خط کے لیے بے چین ھے۔ پھر اس نے خط لکھا تو پھر اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ حبہ تک کیسے پہنچائے۔

یار کیسے بھیجوں خط اسے۔ اسکے کسی کزن کو دے دوں۔۔۔ نہیں وہ حبہ کو غلط سمجھیں گے۔

"آہاں آئی ڈیا!!

سڑک پر چلتے چلتے وہ سوچ رہا تھا کہ خط کیسے پہنچائے۔۔۔۔۔

ایسے ہی چلتے ہوئے اس نے پتھر کو ٹھوکر ماری اور دماغ میں جھماکے سے ایک آئی ڈیا آیا۔

اور اگلے چند لمحوں میں وہ حبہ کی کھڑکی کے سامنے کھڑا خط کو اچھی طرح پتھر پر لپیٹ کے اس نے ادھر اُدھر دیکھا کوئی ی نہیں تھا تو اس نے چپکے سے خط کھلی کھڑکی سے اندر پھینک دیا اور فوراً وہاں سے بھاگ کھڑا ھوا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حبہ دیکھنے ضرور آئے گی۔ کچھ دیر بعد جب تسلّی ہوگئی تو وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حبہ خط پڑھ کر کچھ بولی جسکی آواز تو وہ نہیں سن پایا مگر اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکرا دیا۔

اسکی محبت سچی تھی اور اسے امید تھی کہ اسکی محبت اسے مل جائے گی۔

.....

"واصف کیا خیال ہے تمہارا حبہ اور کفل کی شادی کے بارے میں،" آصف صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"جی بھائی اتنی جلدی؟ ابھی حبہ پڑھ رہی ہے۔" واصف صاحب نے جواب دیا

"ہاں میں نے کب کہا اسکی پڑھائی ی رکوادو۔ دیکھو میں چاھتا ہوں کہ کفل کی منگنی ہو جائے اور آماں کی خواہش تھی کفل اور حبہ کے لیے۔۔۔ اور ہماری بھی یہی خواہش ہے اب تم لوگ بھی بتادو" انہوں نے تفصیل بتائی ی

"بھائی ی وہ تو ٹھیک ہے پر آپ نے کفل سے پوچھا؟ اتنے سال باہر رہ کے آیا ہے بچہ... ہو سکتا ھے وہ کہیں اور۔۔۔" اتنا کہہ کے واصف صاحب چُپ ھو گئے۔

"جی ہاں میں نے پوچھ لیا ہے اور اُسے کوئی ی اعتراض نہیں بس وہ چاہتا ھے کہ اس میں حبہ کی رضامندی لازمی ہو۔ اور جب تک حبہ کی پڑھائی ی مکمل نہیں ھو جاتی تب تک وہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔" آصف صاحب نے تفصیلاً جواب دیا۔

"اچھا بھائی ی جان میں حبہ سے ایک دفعہ پوچھ لوں پھر آپکو کوئی ی جواب دونگا۔ پر آپ تسلّی رکھ ئی یے میں جانتا ھوں حبہ نا نہیں کرے گی۔" آصف صاحب نے تسلّی دینے والے انداز میں کہا۔

"حِبہ بچے کیا کر رہی ہو؟" زُلیخہ بیگم نے اسکے کمرے میں آتے ھوے پوچھا۔

"جی ماما میں پڑھ رہی ہوں،" حبہ نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔

"اچھا مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے،" وہ حبہ کے ساتھ بیٹھ گ ئی یں۔

"جی ماما بولیں میں سن رہی ھوں"، حبہ نے چہرا اوپر کر کے ماں کی طرف دیکھا۔

"وہ تمھارے بڑے ابو نے کفل اور تمہاری منگنی کے لیے تم سے رضامندی چاہی ھے، میں وہ ہی پوچھنے آئی تھی۔

"زلیخہ کی بات سنتے ہی حبہ کے چلتے ہاتھ رُک گ ئے۔

"ماما یہ کیا کہ رہی ہیں آپ۔ میں اور کفل۔۔۔۔" حبہ نے ماں کے منہ کی طرف دیکھا۔

"حبہ انجان مت بنو تم جانتی ہو کہ تمھاری دادو کی یہی خواہش تھی۔ اور تمھارا کفل سے رشتہ بہت پہلے ہی طے ہو چکا ھے۔" انہوں نے حبہ کو سمجھانا چاہا۔

"پر ماما میں کیسے۔۔۔۔ مجھے کفل بلکل بھی پسند نھیں۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ میرے ٹائی پ کا نہیں ہے۔" حبہ کی سمجھ میں کوئی ی بہانہ نا آیا۔

"حبہ بچوں جیسی باتیں نہ کرو تمھارے بابا تمھارے بڑے ابو سے کہہ چُکے ھیں کہ حبہ منع نہیں کرے گی۔ اب اُنہیں شرمندہ مت کرو ہاں اگر تم کسی اور میں دلچسپی رکھتی ھو تو صاف بتاؤ۔ میں تمہیں کل شام تک کا وقت دے رہی ھوں۔" وہ دوٹوک انداز میں کہتیں وہاں سے اُٹھ گ ئی یں۔

حِبہ!

کیسی ھو؟ میں نے سُنا ھے تمہارے گھر میں تمھارے رشتے کی بات چل رھی ھے۔ یہ خبر جان کر میں بہت دکھی ہوا ہوں پر مجھے افسوس ھے کہ میں خود ابھی اس قابل نہیں ہوا ہوں کہ تم سے شادی کر سکوں۔ اس کے لیے مجھے کچھ وقت درکار ہے۔ اسلیے میں چاھتا ہوں کہ اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو تم اس رشتے کے لیے ہاں کر دو تا کہ انکار کی صورت میں کوئی تمہیں غلط نہ سمجھے اور جیسے ہی میں اس قابل ھوا تو فوراً تمہارے گھر والوں سے ہماری شادی کی بات کروں گا۔ لیکن اگر تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو ہر فیصلہ تمہارا اپنا ھے۔ اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔"

حِبہ یونیورسٹی جانے کے لیے گاڑی میں آکر بیٹھی تو سامنے ہی خط پڑا تھا۔ عجیب سی کیفیت میں اس نے خط اٹھا کے پڑھنا شروع کیا مگر خط پڑھتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی ی اور اسکا فیصلہ آسان ہو گیا۔ وہ واپسی پر ماں کو اپنا فیصلہ سنانے کا سوچ کے یونیورسٹی چلی گ ئی ی۔ اب وہ جانتی تھی کہ اُسے کیا کرنا ھے۔

"اُفف یہ کیا ھو گیا۔ حبہ کا رشتہ۔۔۔ اگر اس نے نہ کر دی تو اس کے گھر والے اسکی وجہ پوچھیں گے اور اگر اس نے میرا ذکر کر دیا تو۔۔۔ مشکل ہو جائے گی۔۔ نہیں"۔۔۔ وہ ٹیرس پر ٹہلتا مسلسل یہی سوچ رہا تھا۔

"ہاں مگر ایک راستہ ہے جس سے حبہ فی الحال اس سب سے بچ سکتی اور مجھے بھی کچھ وقت مل جائے گا۔ ہاں یہ ٹھیک رہے گا"۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ اندر کمرے میں چلا گیا اور کچھ لکھنے لگا۔ خط لکھ کر وہ اِرد گرد سے بچتے ہوئے حبہ کی کار کے پاس آیا اور اسے کھول کر خط اس میں رکھ دیا اور واپس چلا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ حبہ کے علاوہ اسکی کار کو کوئی ی استعمال نہیں کرتا تھا اور یہ خط صبح ہی حبہ کے پاس پہنچ جائی ے گا۔ وہ مطم ئی ن ہوا تو جا کر سو گیا۔ کیونکہ اب وہ جانتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔

"بڑی امی میں اندر آجاؤں۔" حبہ نے دروازے سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میرے بچے آجاو۔" نسائبیگم نے نہایت پیار سے کہا کہ اُنہیں حبہ بہت پیاری تھی۔

"بڑی امی وہ مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔" حبہ نے انگلیاں مڑوڑتے ھوے کہا۔

"ہاں ہاں کرو بچے کیا بات کرنی ھے۔ تم کب سے اجازت مانگنے لگیں؟" نسائبیگم نے پیار سے اسے دیکھا۔

"بڑی امی یہ بات میں صرف آپ سے ہی کر سکتی ھوں اسلیے۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔

"ہاں ہاں ایسی بھی کیا بات ھے بولو بیٹا۔" نسائبیگم نے فکر مندی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بڑی امی کیا آپ مجھے گارنٹی دیتی ھیں کہ اگر میں کفل سے رشتے کے لیے ہاں کر دوں تو وہ ایسے رہنا چھوڑ دے گا جیسے اب ہر وقت اس کے منہ پہ بارہ بجے رہتے ہیں۔" حبہ نے منہ بنا کر کہا تو اسکی بات سن کر نسائبیگم دل کھول کر ہنستی چلی گئیں۔

"بڑی امی ہنسنے والی بات نہیں وہ ہر وقت تو سڑے رہتے ہیں۔" حبہ نے وضاحت دی۔

"ارے ہاں میرا بچہ اگر وہ ایسا ہی رہا تو میں اس کو تمہارے لئے سیدھا کر دوں گی۔ اب تو مان جاؤ گی نا تم۔" نسائبیگم نے ہنسی پر قابو پاتے ھوے کہا۔

"ہاں پھر ٹھیک ھے آپ میری طرف سے ہاں سمجھیں اور ماما کو بھی آپ خود ہی بتا دیجیئے گا کل خوامخوا آپکے کھڑُوس بیٹے کی وجہ سے ڈانٹ کے چلی گئیں مجھے محترمہ زُلیخہ بہن۔۔۔ کھڑُوس وہ ہے اور ہر کسی کی ڈانٹ فالتو میں مجھے سُننی پڑتی ہے۔ پتہ نہیں کیا کھا کے پیدا کیا تھا آپ نے کفل کو۔۔۔" حبہ اپنی ہی دُھن میں بولتے جا رہی تھی کہ بڑی امی کی نظروں کے تعاقب میں گھومی تو جہاں کی جہاں ہی رہ گئی کیونکہ پیچھے جینز کی جیبوں میں

ہاتھ ڈالے دانت پیستے ہوئے چہرے پہ ہلکا غصہ لیے کفل کھڑا تھا۔ اسکے تاثرات سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی تعریف سُن چکا ھے۔

وہ میں۔۔۔وہ میں۔۔۔حبہ سے کچھ بولا ہی نہیں گیا۔

"ہاں ہاں کیا تم؟ بولو اب آگے بھی۔ میں میں کر کے چلی جاتی ہو میرے سامنے آگے بھی تو بولو میں بھی تو سنوں تمہارے منہ سے خود اپنی تعریف۔" آج کفل نے حد ہی کر دی تھی خوب غصّے میں حبہ کو سنا دی۔ حبہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے بس اسے دیکھے جا رہی تھی اور پھر اچانک بھاگ گ ئ ی کیونکہ اسے سمجھ ہی نہیں آیا کہ وہ کیا کرے۔

"تم میری بہو کو ڈانٹنا بند کر دو" نسا بیگم نے کفل کو گھورا۔

"جیسے یہ میری تعریفیں کرتی ہے ناماما آپ دعا کریں کہ آپکی بہو بننے میں کامیاب ہو ہی جائے۔" کفل نے تلخ سی مسکراہٹ چہرے پہ سجائی ی۔

"کفل تم اپنا روّیہ بدلو گے تو اسے اچھے بھی لگو گے ہر وقت تو تم سب بچوں سے غصہ ھوتے رہتے ھو۔ بڑا ہونے کی دھونس جماتے رھتے ہو۔" نسا بیگم نے کفل کا کان کھینچا۔

"اچھا امی چھوڑیں.. نہیں کہتا اب میں کسی کو کچھ بھی۔ آپکو میں ہی بُرا لگتا ہوں۔" کفل نے کہتے ھوئے ماں کو گلے سے لگا لیا۔

"ہاں تو بھائی ی جیسے کے دونوں بچوں نے رضامندی دے دی ھے تو منگنی کی تاریخ طے کر لیتے ھیں" آصف صاحب بولے۔

"جی بھائی ی جان جس دن آپ مناسب سمجھیں۔" واصف نے ہمیشہ کی طرح یہ کام بھی بھائی ی پہ چھوڑ دیا۔

"پھر ہم اگلے جمعہ کو انکی منگنی کی رسم کر لیتے ہیں" آصف صاحب نے جواب دیا۔

"میری تو خواہش تھی کہ اب شادی ہو جاتی پر یہ کفل کی خواہش ہے کہ حبہ کی پڑھائی ی متاثر نہ ہو۔" نسا بیگم نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

"ارے بھابھی آپکی ہی بیٹی ہے اور آپکی آنکھوں کے سامنے ہی تو رہے گی۔ بس پانچ چھ ماہ ہی ہیں اسکی پڑھائی ی مکمل ہونے میں پھر کر لیں گے شادی۔" زلیخہ بیگم محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کفل اور حبہ کے ساتھ احمد اور کنزہ اور زاہد اور علینہ کی منگنی کی رسم بھی کر دینی چاہیئے اس طرح خاندان والوں کو بھی پتا چل جائے گا اور وقت آنے پر شادی بھی کر دیں گے۔ رشتے تو ویسے بھی ان کے بچپن سے طے ہو چکے ہیں،" آصف صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک کہا آپ نے پر بچوں سے انکی رضامندی لے لینی بہتر ہے،" واصف صاحب نے مشورہ دیا۔

"تم کیا کہتی ہو زہرا؟

"میرا بھی یہی خیال ہے بھائی ی مجھے کنزہ کے لیئے کوئی ی اعتراض نہیں آپ جیسے بہتر سمجھیں کر دیں"، زہرا نے جواب دیا۔

"تو چلو صحیح ہے بچوں سے پوچھ کے پھر بات کرتے ہیں" آصف صاحب بولے

ساری نوجوان پارٹی ہال میں جمع تھی۔ سب کو پتہ تھا کہ حبہ اور کفل کی منگنی کی تاریخ پکی ہو گئی ی ہے۔

"میں تو بھائی ی کی منگنی کے کیلیئے شرارہ بنواؤں گی،" علینہ نے چہکتے ہوئے کہا۔

"اور میں لہنگا،" کنزہ نے بھی جواب دیا۔

"یار حمزہ ہم کیا پہنیں گے؟"

احمد نے سوچتے ہوئے ہمزہ سے پوچھا

"تم دونوں ساڑھیاں باندھ لینا،"علینہ نے مزے سے کہا

"بد تمیز و میری بھی فکر ھے کسی کو کہ مجھے اس کھڑوس کے ساتھ باندھا جارہا ھے بس اپنے کپڑوں کی فکر پڑی ہے سب کو میرا تو خیال ہی نہیں کسی کو بھی یہاں۔ ہر وقت غصے کا بورڈ لٹکائے پھرتا ھے وہ اور اوپر سے بڑے ابو لوگوں کو بھی وہ ہی ملا تھا میرے لیئے۔ پتہ ہوتا تو بچپن میں ہی اسے چھت سے دھکا دے دیتی۔"سب کے چہروں کی ہنسی گم ہوتی دیکھ کے حبہ کو خطرے کی گھنٹی سنائی دی اور اس نے جیسے ھی پیچھے مڑ کے دیکھا کفل دروازے میں ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑا اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اور چہرے پر بے انتہا سنجیدگی تھی یعنی آج بھی اس نے سب باتیں سن لی تھیں

"وہ میں.... میں... وہ میں... حبہ آج بھی اس سے آگے کچھ نہ بول سکی تھی

"تم سے تو میں بعد میں بات کرتا ھوں پہلے جو کام کرنے آیا ہوں وہ کرلوں" کفل نے حبہ کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ھوئے کہا اور حبہ کی سانس ہی اٹک گئی..

"کنزہ، احمد اور علینہ، زاہد مجھے ماما لوگوں نے یعنی گھر کے بڑوں نے بھیجا ہے کہ تم چاروں سے پوچھوں کہ میری اور جھانسی کی رانی عرف حبہ کی منگنی کے ساتھ اگر تم لوگوں کی مرضی ھو تو تم سب کی بھی منگنیاں کر دی جائیں، تم لوگوں کے پاس کل تک کا وقت ہے سوچنے کیلیئے، ویسے مجھے تم سب کے جواب پتا ہیں" کفل نے آرام سے ان لوگون کو حیران کیا اب اسکا منہ حبہ کی طرف تھا

"اور آپ محترمہ.... مجھے بھی کوئی شوق نہیں اس قدر بد تمیز اور بد لحاظ لڑکی سے شادی کرنے کا، یہ تو دادو کی خواہش تھی تو میں منع نھیں کر پایا، سو کسی غلط فہمی میں نہ رہنا، سمجھی، اور رہی بات چھت سے دھکا دینے کی تو یہ

نیک کام تم تو نا کر سکی لیکن میں ضرور کر دوں گا اگر تمہاری یہی حرکتیں رہیں" چبا جانے والی نظروں سے حبہ کو دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلا گیا

"بڑا آیا دادو کا مان رکھنے والا ہنھہ "حبہ کو شدید غصہ آیا کفل پر نہیں خود پر..

"تم لوگ نہیں بتا سکتے ہوتے کہ وہ آیا کھڑا ھے، ہر وقت ایسے ہوتا ہے جلاد کہیں کا، ھر وقت سر پہ کھڑا رہتا ھے" حبہ نے سب کو گھورا

"حبہ تم وہ چھوڑو، بھائی کیا کہہ کے گئے ھیں اس پہ غور کرو" ہادیہ نے اسکی توجہ کفل کی بات کی طرف کی

"ہاں اب کر لو تم لوگ اچھے سے میری منگنی کی تیاری، بڑے پلانز بنا رھے تھے میری تو فکر ھی نھیں تھی کسی کو" حبہ نے مزے سے کھا

"ہاں اس میں برا ہی کیا ھے، کتنی خوبصورت بات کی ہے کفل بھائی نے، میرا تو دل کر رہا تھا منہ چوم لوں" احمد نے حبہ کو جواب دیا

"کس کا؟ کس کا منہ چومنے کا دل کر رہا ھے تمھارا؟" حبہ نے شرارتاً نے پوچھا

"تمہارے ہونے والے کھڑوس شوھر کا،" زاہد بھی کب کسی سے کم تھا فوراً بولا، دونوں کی شرارتوں کی وجہ سے کنزہ اور علینہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں

"اور ہماری تو کسی کو پرواہ بھی نھیں" حمزہ مصنوعی آہ بھر کے بولا

"ھاھا.. تمھاری بھی کر دیں گے بیٹا صبر کرو" سعد نے اسکے سر پہ ھلکی سی چپت لگائی تو باقی سب کا قہقہہ بلند ھوا سب کی رضامندی مل چکی تھی اور جمعہ کا دن مقرر پایا تھا سب کی منگنیوں کیلئے، گھر میں تیاریاں عروج پہ تھیں، ہر کپل نے اپنی شاپنگ خود کرنی تھی، اور آج سب کا پلان تھا مارکیٹ جانے کا، حبہ کی وہی ضد کے وہ کفل کے ساتھ نہیں جائے گی اسے یہ ڈر تھا کہ اس دن تو دھمکی دی تھی آج سچ میں ھی کچھ کر نہ دے..

"حبہ تم بھی کمال کرتی ھو بھائی کھا تھوڑی نہ جائیں گے اور تم لوگ اکیلے نہیں ھو گے ہم بھی تو جا رہے ہیں "علینہ نے اسے گھورا

ہاں پر پتا تو نہیں چلتا کتنے وہ غصیلے ہیں مجھے تو خوف ھی آتا رہتا ھے "حبہ نے علینہ کو دیکھتے ھوئے کہا

"اچھی بات ہے بیوی کو ویسے بھی شوہر سے ڈرنا چاہیے "جواب کفل کی طرف سے آیا تھا اور حبہ کے رونگھٹے کھڑے ھو گئے تھے

"آپکو مینرز نہیں ہیں کسی کے روم میں دستک دے کے جانا چاہئے "حبہ غصے سے اس کے سامنے آکھڑی ہوئی تھی

"میرا بحث کا کوئی موڈ نہیں ھے ،علینہ اور کنزہ سب لوگ 15 منٹس میں آجاؤ سب باہر ویٹ کر رھے ہیں "کفل یہ کہہ کر ایک کھا جانے والی نظر حبہ پے ڈالتا باہر چلا گیا

"ہر وقت سر پہ سوار رہتے ہیں.... ماما.. "حبہ رو دینے کو تھی

"اچھا اب چلو "علینہ نے اسے کھینچا

"ہاں چلو میں عبایا لے آؤں "یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی

"ہنھ.. بیوی کیسے کہہ رہا تھا جیسے میں واقع اس سے شادی کر لوں گی، دیکھتے رہو خواب ذوالکفل صاحب "،حبہ بڑبڑاتی ھوئی جا رہی تھی اور اس بات سے انجان کہ اب دوبارہ سے کفل اس کی یہ بڑبڑاہٹ بھی سن چکا تھا

وہ لوگ شاپنگ کیلئے مال آگئے تھے اور سب کپلز الگ الگ اپنی شاپنگ کرنے لگے، حبہ اور کفل بھی مجبوراً ساتھ چلتے ایک شاپ کی طرف بڑھے

"تمہیں الجھن نھیں ہوتی، "کفل نے گفتگو کا آغاز کیا

"کس چیز سے ".حبہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"تم اس طرح عبایا اور نقاب کرتی ھو، اور کوئی بھی نھیں کرتا" کفل نے اس کے نقاب کی طرف اشارہ کرتے ھوئے کہا

"نھیں اس میں برا کیا لگنا، میں نے اللہ کے پاس جانا ھے انھیں کیا جواب دوں گی، کہ دنیا کے رنگوں میں رنگ کے میں نے پردہ چھوڑ دیا، دنیا یہ بات بھول گئی ھو گی پر میں نہیں بھولی، کہ یہ اللہ کا حکم ہے" حبہ نے تفصیلاً بات کی

"واہ تم تو اچھی باتیں بھی کر لیتی ھو" کفل نے داد دینے والے انداز میں کھا

"یقین مانیں آپ نہایت ہی کھڑوس آدمی ہیں، ٹھیک کہتی ہوں میں سب سے" حبہ نے غصے سے اسے دیکھا

"یہ دیکھو، یہ لہنگا تم پہ شاید اچھا لگے،" کفل نے ایک لہنگے کی طرف اشارہ کیا

"اچھا لگے گا بلکہ بہت اچھا لگے گا، شادی نہیں ہو رہی میری، اتنا ہیوی لہنگا، اور مجھے یہ کلر بھی نھیں لینا" حبہ نے طنزاً کہتے ھوئے اسے گھورا، اسے اس انجان شخص کی بات یاد آئی وہ اسے گولڈن کلر پہنے ھوئے نھیں دیکھنا چاھتا تھا

"اچھا یہ ریڈ دیکھ لو پھر" کفل نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا

"آپکا دماغ ٹھیک ھے؟ اتنے ہیوی لہنگے دکھا رھے ھیں، میں نھیں سنبھال پاتی یہ سب" حبہ چڑی تھی

"پر ماما نے کہا ہے کہ تمھیں میری پسند کا اور مجھے تمھاری پسند کا ڈریس لینا ھے. اور اب تم چپ کر کے کھڑی رہو تمھارا ڈریس میں اپنی پسند سے سلیکٹ کروں گا" کفل نے مسکراتے ھوئے حبہ کو سائیڈ پہ کیا اور اس کے لئے ڈریس پسند کرنے لگا کچھ دیر میں ہی اس نے نفیس کام والی میکسی پسند کی اور حبہ سے پوچھے بنا پیک کروا کے شاپ سے باہر آ گیا

"آپ نے مجھ سے پوچھا ھی نہیں کہ وہ مجھے پسند ھے یا نہیں" حبہ نے گھور کے دیکھا

"تمہیں ابھی تو بتایا ہے میں نے کہ ماما نے کیا کھا تھا، اور مجھے پتا ھے وہ تمہیں پسند آئی ہو گی کیونکہ تمہیں ایسی ھی چیزیں پسند آتی ھیں" کفل نے بے حد مطمئن انداز میں بات کی

"یہ بات تو ٹھیک کہی ڈریس اچھا پسند کیا ھے آپ نے" حبہ داد دیے بغیر نہ رہ سکی

"چلو دیکھتے ہیں تم مجھے کتنا جانتی ھو" اب کفل کے سوٹ کی باری تھی

"کفل.....؟ حبہ نے پریشانی سے اسے پکارا

"ہمم.. بولو.. سن رھا ھوں" کفل نے مصروف انداز میں جواب دیا

"مجھے کچھ سمجھ نھیں آرہا.." حبہ نے منہ بنایا

"یہ تمہارا مسئلہ ھے میرا نہیں.." کفل نے کندھے اچکائے

"آپ اس وقت میرے ھونے والے منگیتر کی بجائے میرے کزن بن جائیں اور میری ہیلپ کر دیں، مجھے نہیں پتا آپکی پسند" حبہ نے ہاتھ جوڑ دینے والے انداز میں کھا..

اچھا اسکے بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟" کفل نے بھنویں اچکائی

"جو آپ کہیں گے" حبہ نے جھٹ سے کہا اسے پتا تھا اگر اس نے ڈریس پسند نہ کیا تو گھر جا کے سب کی صلواتیں سننی پڑیں گی

"اوکے.. میں تمھاری ہیلپ کر دیتا ھوں لیکن اس کے بدلے میں تمھیں مجھ سے صرف منگنی ھی نہیں شادی بھی کرنی ھو گی" کفل نے ایک تھری پیس سوٹ اٹھا کے حبہ کی طرف بڑھا دیا

"کیا مطلب؟ حبہ انجان بنی

"میں تمھاری بڑبڑاہٹ سن چکا ھوں" کفل سوٹ لے کر شاپ سے باھر نکلا اور حبہ جہاں کی تہاں رہ گئی

"کیا ھوا اب؟ چلو.. کوئی ایسی بات نہیں کہہ دی میں نے جو تم نے بولا تھا وہی بتایا ھے" وہ وہیں کھڑی رہی تو کفل نے اسکا ہاتھ پکڑ کے باھر لاتے ھوئے کہا اور حبہ کی سمجھ میں نھیں آیا کہ وہ کیا جواب دے اب...

"اوئے ہوئے بڑے مزے سے شاپنگ ھو رہی ہے... ہمارے سامنے ایک دوسرے سے منہ پھیرے رہتے ھو اور یہاں ہاتھ پکڑ کے گھوما جا رہا ھے" پیچھے سے سعد کی آواز آنے پر حبہ نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا

"تو اگر ہاتھ پکڑا بھی ہے تو تمھیں کیا مسئلہ ھے.. میری ھونے والی بیوی ہے وہ، میں ھاتھ پکڑ سکتا ھوں.." کفل نے ڈھٹائی سے کھا

"آپی چلیں باقی شاپنگ میں نے آپ کے ساتھ کرنی ھے، مجھے کچھ سمجھ نھیں آ رہی" حبہ نے بہن کا ھاتھ پکڑ لیا

"چلو کوئی بات نکیں باقی کی شاپنگ ہم ساتھ میں کریں گے.. ھادیہ کو اسکی شکل سے اندازہ ھو رھا تھا کہ وہ کسی بات سے پریشان سہمی ھوئی ہے، حبہ کا سر چکرا رہا تھا اگر کفل نے گھر والوں کو بتا دیا تو وہ یہ ہی سوچ کے پریشان تھی اور کفل مسلسل اسے ھی دیکھ رہا تھا..

.....

"حبہ میں جانتا ہوں کہ تم نے منگنی کیلئے رضامندی میرے کہنے پے دی ہے، میرا دل گواھی دیتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو، تمھارا شکریہ مجھے کچھ وقت دینے کیلئے، میں ہمیشہ ہر قدم پر تمھارے ساتھ رھوں گا، میں خوش ہوں کہ تم بھی میرے ساتھ ھو، جب تم سے ملوں گا تو بہت سی باتیں بتانی ہیں، بس کچھ وقت اور میری جان..

اپنا خیال رکھنا

تمھارا اپنا

حبہ نے سائیڈ ٹیبل کا دراز کھولا تو اس میں خط پڑا تھا اس نے مسکراتے ہوئے اٹھایا اور کھول کر پڑھنے لگی۔

"میں نے تمہاری بات مان تو لی ہے ھاور مجھے تم سے محبت بھی ہے پر کیا تم جانتے ہو کہ کفل کو شک ہو چکا ھے، کاش میں تمہیں بتا پاتی۔ اگر اس نے گھر میں کسی کو بتا دیا تو میں کیا منہ دکھاؤں گی سب کو۔ میں بہت پریشان ہوں۔ حبہ منہ دنوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی۔ مجھے تم سے محبت مہنگی پڑے گی۔ تم میری انجان محبت ھو۔ کوئی ی مجھ سے پوچھے گا تو میں کیا جواب دوں گی کہ مجھے اس انجان شخص سے محبت ھے جس کے خطوط کی، جس کے الفاظ کی میں دیوانی ھوں، اس سے بڑھ کر میں جسے جانتی تک نہیں، جسے میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں اور یہاں تک کہ مجھے اسکا نام بھی نہیں پتہ۔ کیا کہوں گی سب سے مجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ۔" وہ روتے ھوئے بولتے جا رہی تھی۔

اسے محبت بھی تھی مگر گھر والوں کا ڈر بھی تھا۔ وہ اس سب میں الجھ کر رہ گئی ی تھی اور کچھ کر بھی نہیں پا رہی تھی۔

"یا اللہ تو بہتر کرنے والا ہے اگر یہ محبت میرے لیئے بہتر ھے تو یہ محبت مجھے دے دے ورنہ اس انجان شخص کی محبت کو میرے دل سے نکال دے اور مجھے سکون دے میرے مولا۔" آخر کار اس نے سب کچھ اللہ پہ چھوڑ دیا.....

اسے جیسے ہی پتہ چلا کہ حبہ نے رشتے کے لیے رضامندی دے دی ہے تو وہ سمجھ گیا کہ حبہ نے صرف اسکی وجہ سے کیا ھے۔ اب وہ حبہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا کہ اس نے اسے وقت دیا۔

کچھ سوچتے ھوئے اس نے ایک خط لکھا اور اسے حبہ تک پہنچانے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔ حبہ کے کمرے کی کھڑکی سے اسکے بیڈ کی سائی یڈ والی ٹیبل کے اوپر والی دراز میں رکھ دیا اور خاموشی سے واپس آ گیا۔

"حبہ تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ تم میرے لئے کیا معنی رکھتی ہو۔ میری زندگی بن گئی ہو تم" اب وہ اپنے کمرے میں بیٹھا مسلسل اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ وہ اس بات سے بہت خوش تھا کہ حبہ نے رضامندی دے دی ھے

اس دن کے بعد حبہ اور کفل کا آمنا سامنا نہیں ھوا تھا، حبہ خود ہی اس کے سامنے آنے سے گُریز کر رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اسے کیا جواب دے گی۔ اور اب وہ سجی سنوری پریشانی کے عالم میں سٹیج پر بیٹھی تھی۔

"یہ جو منہ پہ بارہ بجائے ھوئے ھیں انہیں ٹھیک کر لو۔" کفل نے آہستگی سے کہا۔

"کیوں آپکو کیا مسئلہ ھے؟" حبہ بے حد غصہ ھوئی ی۔

"مسئلہ تو کوئی ی نہیں مگر کسی نے اگر کہا کہ حبہ اس رشتے سے خوش نہیں ھے تو میں پھر سب کو تمھارا پلان بتا دوں گا۔" کفل نے مسکراتے ھوئے کہا تو حبہ نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں کفل آپ غلط سمجھ رھے ھیں ایسی کوئی ی بات نہیں ھے، میں اس دن غصے میں نجانے کیا بول گئی ی تھی۔" حبہ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

"تم نے غصے میں کہا تھا یا سچ میں پر اگر میں تمہاری پیاری بڑی امی کو بلا کے یہ بات کہہ دوں تو۔۔۔" کفل نے مسکراتے ہوئے بھنویں اٹھائیں۔

"دیکھیں کفل آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے۔" حبہ نے سر جھکا لیا۔

"پر میں ایسا کچھ کیوں نہیں کروں گا۔ کوئی ی تو وجہ دو" کفل نے بات بنائی۔

"ٹھیک ہے آپکو جو کرنا ہے کریں میں ویسے بھی کیا کر سکتی ہوں"۔ حبہ نے بلآخر گھٹنے ٹیک دیے۔

"بس میری جو تم ہر وقت سب کے سامنے تعریفیں کرتی رہتی ہو وہ کرنی بند کر دو تو میں بدلے میں تمہارے اس پلان کے بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔" اب کی بار کفل کے چہرے سے سنجیدگی نمایاں تھی۔

"منظور ہے۔ حبہ نے آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا۔ کفل نے منہ موڑ لیا۔

حبہ نہیں جانتی تھی کہ اسے یقین آیا یا نہیں مگر پھر بھی اس شرط سے وہ کچھ مطمئن ھو گئی ی تھی۔

افففف میں اتنی تھک گئی ی ھوں۔ اتنا وزنی دوپٹہ ھے۔ کیا مصیبت ھے یہ سب مجھے صرف تمہارے لیئے کرنا پڑا ھے"۔ حبہ منگنی کے فنکشن سے فری ہو کر اپنے کمرے میں آکر جیولری اتار رہی تھی۔ اس نے دوپٹہ اتار کر اچھال کے پرے پھینکا تو وہ کھڑکی کے پاس جا گرا۔

"ارے یہ کیا"۔۔۔ حبہ نے ساری جیولری اتار کر سمیٹی تو دوپٹہ الماری میں رکھنے کے لیئے اُٹھی تو سامنے کھڑکی پر ایک گفٹ اور خط پڑا تھا۔

حبہ نے پہلے گفٹ کھولا۔ اس میں ایک بے حد خوبصورت انگوٹھی تھی۔ اور پھر اسنے خط کھول کر پڑھنا شروع کیا۔

"پیاری حبہ! بہت خوبصورت لگ رہی تھی آج تم۔ جیسے آسمان سے کوئی ی پری اُتر آئی ی ہو۔ پر کاش تم میرے لیے اتنی تیار ہوئی ی ہوتی۔۔۔ خیر وہ وقت بھی دور نہیں ھے پھر بہت جلد تم صرف میری ھو گی۔ یہ چھوٹا سا گفٹ بھیج رھا ہوں۔ اب تم اس کفل کی دی ہوئی ی انگوٹھی پہننے کی بجائے یہ پہن لو کیونکہ اگر تم اسے پہن لو گی تو یہ میرے لیے تمہارے پیار کا ثبوت ہو گا اور اس سے مجھے بہت خوشی بھی ھو گی۔

اپنا خیال رکھنا۔

تمہارا اپنا۔

حبہ خط پڑھ کر ساری تھکن بھول گئی ی اور وہ دل کھول کر مسکرا دی۔ یہ لڑکا "میری جان لے لے گا انتظار کروا کروا کے۔۔۔ اپنا نام ہی بتا دو میں کیسے بات کروں تم سے کوئی ی تو راستہ بتا دو۔" حبہ نے سوچتے ھوئے وہ انگوٹھی اٹھا کے پہن لی۔

"تمہاری دی ہوئی ی انگوٹھی پہن کر میرا ہاتھ کس قدر خوبصورت لگ رہا ھے"۔ حبہ نے مسکراتے ھوئے سوچا اور خط اٹھا کر الماری میں رکھ دیا۔ وہ بہت خوش تھی کہ چلو اتنی محنت بے کار نہیں جائے گی وہ اک دن ضرور مل جائے گا۔

حبہ یونیورسٹی سے آکر سوئی ی تو شام کو اٹھی اور اٹھ کر ہال روم میں آگ ئی ی وہاں سب لوگ پہلے سے ہی جمع تھے۔

"کیا ہو رہا ھے" حبہ نے اندر آتے ہی پوچھا۔

"کھل گ ئی ی آنکھ محترمہ کی؟" علینہ کہنے لگی،

"کتنا سوتی ہو تم" احمد نے بھی لقمہ دیا۔

"کفل بھائی ی تو تنگ آجائی یں گے تمہارے اتنا سونے سے حبہ۔" زاہد بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔۔

"چپ ھو جاؤ میں نے منہ توڑ دینے ھیں تم سب کے جب دیکھو کفل کفل کفل۔۔۔ کوئی ی اور کام نہیں بچا کیا تم لوگوں کے پاس؟ کیا میں نے ایسے ستایا کبھی تمہیں؟ کفل نہ ھوں جیسے کوئی ی ماہ راجا یا راجکمار ھو۔" حبہ جی بھر کے بدمزہ ھو کر بولی۔

"حبہ کیا ھو گیا ھے مذاق کر رھے ھیں سب۔" ہادیہ نے اسے سمجھایا۔

"آپی کیا ہے بھلا ہر وقت کفل کفل لگائے رکھتے ہیں مجھے ایسا مذاق اچھا نہیں لگتا۔" حبہ نے منہ بنایا۔

"کیا اچھا نہیں لگتا کفل یا کفل کی باتیں؟" علینہ پھر بھی باز نہ آئی ی۔

"تمہارا منہ۔۔۔ بدتمیز لڑکی۔۔۔" حبہ نے اس کی کمر پہ زوردار تھپڑ دے مارا۔

"مارو تو نہیں یار درد ھوتا ھے۔" علینہ نے اسے گھورا۔

"آج ہم سب باہر جارھے ہیں تم چلو گی؟"علینہ نے بات بدلی۔

"ظاہر ھے حبہ نہیں گ ئ ی تو ھم کیسے جائ یں گے،"اس دفعہ کنزہ بولی۔

"کیوں ایسی کیا بات ھے میرے بنا کیوں نہیں جاپاؤ گے تم لوگ؟"حبہ نے حیرانی سے پوچھا۔

"ہم اصل میں کفل بھائ ی سے منگنی کی ٹریٹ لے رھے ہیں نہ۔۔۔"علینہ اور کنزہ نے ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ھوئے کہا۔

"میں نہیں جارہی اگر وہ کھڑوس جارہا ھے تو۔"حبہ نے کشن اٹھا کے کنزہ کو دے مارا۔

"حبہ ہر وقت یہ غصہ اچھا نہیں ھوتا"ہادیہ نے اسے گھورا۔

"پر آپی وہ۔۔۔حبہ آگے کچھ کہتی کہ دروازے سے کفل نمودار ھوا۔

"حبہ مجھے لگتا ھے کہ تم کچھ بھول گ ئ ی ھو۔"کفل نے آنکھیں نکالی۔

"میں۔۔۔؟کیا۔۔۔؟کیا بھولی ھوں میں۔"حبہ کو سمجھ نہ آئ ی۔

"میں ابھی امی سے بات کر کے آتا ھوں دو منٹ رو کو۔"کفل نے سرد نگاہ اس پہ ڈالی اور باھر کی طرف مڑا۔

"نہیں نہیں کفل رُک جائ یں میں سوری مانگتی ھوں نا آپ سے۔"حبہ نے ہڑبڑاتے ہوئے کفل کو بازو سے تھام لیا۔

"سوچ لو تم پھر سے۔۔۔میں نے آئ ندہ اگر ایسا کچھ سنا تو۔۔۔"کفل نے سنجید گی سے پوچھا

"نہیں نہیں میں ایسا کچھ کہوں گی ہی نہیں۔"حبہ نے جھٹ سے کہا۔

"اور یہ سوری کیسے مانگتے ھیں؟سوری تو بولی جاتی ھے نا۔۔"کفل نے اپنے بازو سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔حبہ نے شرمندہ ھوتے ہوئے اپنے ہاتھ پیچھے کیے۔

"یہ تم دونوں میں کیا کھچڑی پک رھی ھے کوئی ی مجھے بھی تو بتائے۔" ہادیہ نے ان دونوں کی بات کو نا سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ہادیہ تم اپنے چھوٹے سے دماغ پہ زور مت ڈالو حبہ بھی ہمارے ساتھ چلے گی بے فکر رہو۔" کفل آنکھ دباتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

"ہنہہ آیا بڑا مجھے بلیک میل کرنے والا۔ کوئی ی بات نہیں میں کچھ عرصہ تمہیں برداشت کرلوں گی حبہ سوچتے ہوئے واپس بیٹھ گئی ی اور ایک بار پھر سے سب حبہ کو کفل کے حوالے سے چھیڑنے لگے کہ وہ دونوں آپس میں کیا کھچڑی پکا رہے تھے۔

منگنی کے بعد سب کی زندگی واپس روٹین کے مطابق چلنے لگی۔ سب کزنز اپنی اپنی پڑھائی ی میں مصروف ہو گئے۔ حبہ کو ہر دو چار دن میں اس اجنبی کا خط موصول ہوتا رہا اور وہ خود کو اس کی محبت کے رنگ میں رنگتی چلی گئی ی یہ سوچے بغیر کہ اگر وہ فراڈ نکلا تو اسکا کیا بنے گا۔ پر کیا کیا جا سکتا ھے پیار تو اندھا ہی ہوتا ہے نا۔ حبہ ہر وقت صرف اس اجنبی کی سوچوں میں گم رہتی۔ وہ کیسا ھو گا، اسکا نام کیا ھو گا، دِکھنے میں کیسا لگتا ھو گا، اس وقت وہ کیا کر رھا ھو گا وغیرہ۔ یہاں تک کہ اس نے کزنز کے ساتھ مل کے مستی کرنی بھی چھوڑ دی۔

"حبہ کہاں کھوئی ی ہو چلو باھر آؤ۔" ایک شام وہ یونہی اس انجان کی یادوں میں کھوئی ی بیٹھی تھی جب علینہ نے اسکے کمرے میں آکر اسے جھنجھوڑا۔

"کیا مسلئی ہ ہے علینہ مجھے ڈرا ہی دیا تم نے۔" حبہ ایک دم سے ڈر کر بولی۔

"کہاں کھوئی ی رہتی ہو حبہ ھم سب باہر بیٹھ کر مزے کر رہے ہیں اور تم ھو کہ کب سے کمرے میں بند ھو کے بیٹھی ہو۔" علینہ نے اسکا جائی زہ لیتے ھوئے کہا۔

"کچھ بھی تو نہیں بس دل نہیں کرتا کچھ کرنے کو۔" حبہ نے نظریں چُرا لیں۔

"حبہ؟ کوئی ی بات ھے تو مجھے بتاؤ، تم ایسی تو نہیں تھیں۔" علینہ نے تشویش سے پوچھا،

"نہیں علینہ کچھ بھی تو نہیں ہے۔" حبہ وہاں سے اُٹھ کر کھڑکی میں آگ ئی ی۔

"کیا کفل بھائی ی کی وجہ سے۔۔۔؟ علینہ نے ڈرتے ھوئے پوچھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں.... حبہ نے سر جھکایا

"اچھا حبہ اگر تم خوش نہیں ہو تو مجھے بتاؤ میں ماما کو بتاتی ھوں وہ تمھاری بات کو سمجھ جائی یں گیں۔" علینہ نے اسکی مدد کرنی چاھی۔

"نہیں علینہ اگر ایسی کوئی ی بات ہوئی ی تو میں تمہیں بتاؤں گی۔" حبہ نے علینہ کو پیار سے دیکھا۔

"پکا؟؟ علینہ نے انگلی اٹھا کر کہا

"ہاں میری پیاری بہن پکا،" حبہ نے مسکراتے ھوئے جواب دیا۔

"ہاں تو پھر چلو باہر چلتے ہیں سب ایک ساتھ بیٹھے ہیں تمہیں اچھا لگے گا۔"

علینہ واپس اسی بات پر آگ ئی ی اور اسے ناچاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ جانا پڑا۔

"حبہ یار کہاں کھوئی ی ہو؟"

وہ سب کے ساتھ آکر بیٹھ تو گ ئی ی تھی مگر ذہن کہیں اور ہی اٹکا ہوا تھا۔ کنزہ نے اسے ہلایا۔

"ہاں یار یہیں تو ہوں" حبہ نے ادھر اُدھر دیکھا۔

"اچھا اگر یہیں ہو تو بتاؤ ھم کیا بات کر رھے تھے۔" علینہ نے اس سے پوچھا۔

"تم لوگ۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے نہیں پتا تم بتا دو،" حبہ نے التجائی یہ انداز میں کہا۔

"تو تم نے جھوٹ کیوں بولا؟" احمد نے جھٹ سے اسکا جھوٹ پکڑا۔

"اوہ چھوڑو احمد۔ حبہ ہم تمہاری شادی کی پلاننگ کر رہے تھے،" علینہ نے حبہ کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہیں! میری شادی۔۔۔ کیا پاگل واگل ہو گئے ہو۔۔؟" حبہ کو جھٹکا سا لگا۔

"پاگل والی کیا بات ہے گھر میں یہی بات چل رہی ھے کہ اگلے مہینے تمہارے پیپر ختم ہوتے ہی تمہاری اور کفل کی شادی کر دی جائے گی۔" کنزہ نے جیسے اس کے سر پہ لا کے کوئی ی بم پھوڑ دیا ہو۔

"پر ایسے کیسے۔۔۔ مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔ مجھ سے پوچھنا بھی گوارہ نہیں کسی کو۔" حبہ کو یہ بات انتہائی ناگوار گزری۔

"اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے منگنی کے وقت بھی تو یہ ہی طے ھوا تھا نا کہ تمھاری پڑھائی ی ختم ہوتے ہی تمہاری شادی کر دی جائے گی،" علینہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"میں ماما سے بات کر کے آتی ھوں۔" حبہ یہ کہتی سب کو حیرت کے سمندر میں ڈوبا چھوڑ کر وہاں سے چل دی۔

"ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔" حبہ نے ماما کے کمرے میں آتے ہی کہا۔

"ہاں جی بولو بچے،" زُلیخہ بیگم نے مصروف سے انداز میں حبہ کی بات کا جواب دیا۔

"ماما یہ نیچے سب کیا کہہ رہے ھیں؟" حبہ نے سوال کیا۔

"مجھے کیا پتا کیا کہہ رہے ہیں سن کر تو تم آئی ی ہو،" زُلیخہ بیگم نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"ماما سب لوگ میری اور کفل کی شادی کی باتیں کر رہے ہیں،" حبہ نے غصے سے کہا

"ہاں تو اس میں کیا بُرا ہے؟"

"پر ماما! مجھے ابھی شادی نہیں کرنی،" حبہ نے اپنا مدعا بتایا۔

"مگر حبہ یہ بات تو شروع سے ہی طے تھی کہ تمہارے پیپروں کے بعد ہی شادی ہو گی۔ تمہارے بڑے ابو اور بڑی امی تو اسی وقت شادی بھی کرنا چاہتے تھے یہ تو کفل کی ضد تھی کہ پہلے تم اپنی پڑھائی ی مکمل کر لو۔ اب میں کیا کہہ کے ان لوگوں کو منع کروں گی۔ ویسے بھی اب تمہاری عمر ہو گ ئی ی ہے شادی کی۔" زلیخہ بیگم تفصیل سے بات کرتیں ہوئی یں اس کے پاس آن بیٹھی۔

"پر ماما۔۔۔" اس سے پہلے کہ حبہ کچھ کہتی انہوں نے اسے روک دیا۔

"بس حبہ ہر بات میں ضد نا کیا کرو، تمہاری شادی اب بھی کفل سے ہی ھونی ھے اور کچھ سالوں بعد بھی تو اس بحث کا کیا فائدہ؟" انہوں نے حبہ کو گھورا تو وہ منہ بناتے کمرے سے باہر چلی گ ئی ی۔

اب وہ سب کو کیسے بتاتی کے وہ تو کسی اور کے انتظار میں ہے۔ اب حبہ کو اس اجنبی کے خط کا شدت سے انتظار ہونے لگا جو کہ پچھلے ک ئی ی دِنوں سے نہیں آیا تھا۔

حبہ اپنے کمرے میں لیٹی کسی سوچ میں ڈوبی چھت کو گھور رہی تھی جب زُلیخہ بیگم اس کے کمرے میں آئی یں۔

"حبہ، میرے بچے! انہوں نے پیار سے اسے بلایا تو حبہ اُٹھ کر بیٹھ گ ئی ی۔

"جی ماما آئی یں بیٹھیں" حبہ نے اُنہیں دیکھا۔

"ناراض ہو تم مجھ سے؟" انہوں نے پیار سے اس کے گالوں کو چھوا۔

"نہیں ماما میں کیوں ناراض ہوؤں گی بھلا،" حبہ انجان بنی۔

"تو اتنے دن سے پریشان کیوں ہو تم۔ مجھے تو لگا کہ ہم نے شادی کی تاریخ پکی کر دی ھے اس لی ئے۔۔" انہوں نے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھی۔

"نہیں امی میں پیپرز کی وجہ سے پریشان ہوں۔ اور کوئی ی بات نہیں ہے"۔ اب وہ ماں کو کیا بتاتی کہ وہ اس انجان کے لیے ہلکان ہو رہی ھے جسکا پچھلے دس پندرہ دن سے کوئی ی اتا پتہ نہیں ہے۔

"اچھا پکا یہی بات ہے نا؟" انہوں نے تشویش سے پوچھا۔

"جی ماما اور کچھ بھی نہیں ہے۔" اس نے نظریں چُراتے ھوئے کہا تو زلیخہ بیگم مطمئن ہو کر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی یں۔ اور پیچھے سے حبہ واپس اسی کی سوچوں میں کھو گئی ی۔

حبہ اور کفل کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں اگلے کچھ ہی دِنوں میں حبہ کے پیپرز شروع ھو جانے تھے اور اس کے فوراً بعد شادی کے فنکشنز شروع ھو جانے تھے۔ حبہ کو اس سب سے کوئی ی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اجنبی جو اسکی محبت ہے وہ اسے آ کر یہاں سے لے جائے گا۔ مگر شاید کبھی کبھی ہم غلط لوگوں پر یقین کر لیتے ھیں۔

آج حبہ پیپر دے کر واپس آئی ی تو فریش ھونے کی غرض سے اپنے کمرے میں آ گئی ی۔ عبایا اتار کر ہینگ کرنے لگی تو سامنے ایک خط لٹک رہا تھا۔ اس خط کو دیکھ کر حبہ کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی ی۔ اس نے فوراً اسے کھول کر پڑھنا شروع کیا۔

"پیاری حبہ!

اتنے دن کوئی ی خط نہ لکھنے کے لیے معذرت چاھتا ھوں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتانا چاہتا ھوں کہ یہ میرا آخری خط ہے۔ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں تمہیں دھوکا نہیں دے رہا تھا مگر جب میں نے گھر والوں سے بات کی تو وہ اس رشتے کے لیے نہیں مان رہے۔ اور میں اپنے فیملی کے خلاف جا کر تم سے شادی نہیں کر سکتا۔ اس لیے اب تم میرا انتظار مت کرنا میں اب کبھی تمہیں خط نہیں لکھوں گا۔ میں بہت مجبور ہوں کچھ نہیں کر سکتا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میری مجبوری کو سمجھ جاؤ گی۔ تم چاہو تو اپنے کزن سے شادی کر سکتی ھو۔۔۔ نہیں تو۔۔۔ تمہاری مرضی۔

میرا انتظار چھوڑ دو۔

اللہ حافظ!

تمہارا اپنا!

حبہ خط پڑھتے پڑھتے وہیں فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ اس کے پیروں کے نیچے سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی تھی۔ اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔

"یا خدا! یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔ اک انجان شخص پر اعتبار کر بیٹھی اور پھر محبت۔۔۔ اور کفل کو دھوکے میں رکھ کے اس سے منگنی بھی کر لی۔۔۔ افففف خدایا یہ میں نے کیا کر لیا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی خراب کر لی"

وہ روتے ہوئے مسلسل سوچے جا رہی تھی. پر اب رونے کا کیا فائدہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔

اسے یقین تھا کہ وہ اجنبی اس سے شادی کر لے گا اور کفل سے اسکی جان چھوٹ جائے گی۔ مگر سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اب کچھ باقی نہیں بچا تھا۔ وہ سب کو کیا کہتی کہ اسے کفل سے شادی کیوں نہیں کرنی۔ سب وجہ پوچھتے اور جو وجہ اس کے پاس تھی وہ تو اب نہیں رہی تھی۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے اپنے آنسو صاف کیے اور اُٹھ کر واش روم میں چلی گئی۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اسے اب کیا کرنا ہے۔

آج حبہ کا آخری پیپر تھا وہ تھکی ہاری گھر آئی تو سارے کزنز نے اسے گھیر لیا۔

"ارے کیا مسلئہ ہے تم لوگوں کو۔۔۔" حبہ نے چِڑ کے کہا۔

"محترمہ آج آپ اپنے کمرے میں سونے کے لئے نہیں جائیں گی بلکہ تیار ہونگی کیونکہ آج آپکی مایوں کی رسم ہو گی۔" علینہ نے اسے چھیڑا۔

"کیا مذاق ہے یار میں تھک گئی ہوں مجھے سونے دو۔" حبہ نے سب کو گھورا۔

"کوئی ی نہیں سونا یہ بڑوں کا حکم ھے کہ آج مایوں کی رسم ادا ہو گی"۔ہادیہ نے اسے خبر دار کیا۔

"پر آپی۔۔۔حبہ نے معصوم سی شکل بنائی ی۔

"کوئی ی پرور نہیں یہ کپڑے پکڑو تمہاری سسُرال سے آئے ہیں۔ چلو اب فٹافٹ چینج کر کے آؤ ہم انتظار کر رھے ھیں۔سب مہمان بھی آنے والے ھیں جلدی کرو۔"ہادیہ نے اسے کپڑے پکڑائے اور وہ "مرتا کیا نا کرتا" کی حالت میں چینج کرنے چلی گ ئی ی۔

تھوڑی ہی دیر میں سب ہال میں جمع تھے۔اور کچھ قریبی رشتہ دار گھر والوں کی ہمراہی میں مایوں کی رسم ادا کی گ ئی ی۔حبہ کھوئی ی کھوئی ی سی بیٹھی رہی جسکا مطلب سب نے یہ لیا کہ وہ شرما رہی ہے۔

مگر دل کی باتیں۔۔۔اک وہ جانے یا اوپر بیٹھا اسکا رب۔۔۔کوئی ی تیسرا کیا جانے۔

.....

آج حبہ اور کفِل کی مہندی کا فنکشن تھا دونوں کو مہندی ایک ساتھ لگنی تھی،حبہ نے گرین لہنگا پہنا تھا اور ساتھ حجاب کیا ہوا تھا اور کفل نے سفید شلوار قمیض پہنی ھوئی تھی

"اللہ بری نظر سے بچائے میرے بچوں کو، کتنی پیاری جوڑی ھے "نساء بیگم نے دونوں کا صدقہ اتارتے ھوئے کہا

"اچھا امی بس کریں اتنی بھی پیاری نہیں ہے آپکی بہو،ہاں میری تعریف کرلیں آپ "کفِل نے ناک چڑھائی

"ہٹ بدتمیز،اتنی پیاری ہے میری بہو،خبر دار جو کچھ کہا تو"،نساء بیگم یہ کہتے ہی وہاں سے اٹھ گئیں..

"کھڑوس کہیں کا"حبہ نے منہ دوسری طرف کرلیا

"میڈم جسے آپ کھڑوس کہہ رہی ہیں ساری زندگی اسی کے ساتھ گزارنی ہے سوچ لو"کفل نے سرگوشی کی

"جانتی ہوں"حبہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے

"جو کہتی تھی شادی نہیں کرو گی مجھ سے تو پھر کیا ھوا تمھارے اس پلان کا؟ کام نہیں بنا کیا کوئی" کفل نے اسے پرانی بات یاد دلائی تو حبہ اسکے چہرے کیطرف دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گئی اس کے بعد سارا فنکشن نہ کفل بولا نہ حبہ نے بات کی..

فنکشن سے فارغ ہو کے حبہ جب اپنے کمرے میں آئی تو دروازے کا لاک لگا کے خوب روئی جب دل ہلکا ھوا تو وہ اٹھ کھڑی ھوئی

"بس حبہ بس کر دو اب اور نہیں رونا، یہ تم آخری دفعہ روئی ھو اس بے وفا انجان شخص کیلیئے، وہ دھوکے باز جسے تم اپنی زندگی سمجھ بیٹھی تھی، اب تم کسی اور کی ہونے جا رہی ھو اب اس کے بارے میں سوچنا بھی گناہ ہے، یہ تمھارا ھی فیصلہ ہے کفِل سے شادی کرنا اب تم نبھاؤ اس کو، پر اب ایک آنسو بھی اس دھوکے باز کیلیئے نہیں" حبہ کے اندر سے جیسے آواز آئی تھی، وہ خاموشی سے سونے کیلیئے لیٹ گئی بے شک کفل سے شادی اسکا اپنا فیصلہ تھا لیکن اس پر ڈٹے رہنا بہت مشکل تھا کیونکہ پہلی محبت انسان کبھی نھیں بھول سکتا، پر قسمت کو یہی منظور تھا کہ حبہ کو یہ محبت بھولنی تھی..

صبح سے گھر میں شور برپا تھا، سب ادھر اُدھر اپنی اپنی تیاریوں میں لگے تھے حبہ اپنے کمرے میں خاموشی سے بیٹھی تھی

"کتنے سکون میں بیٹھی ہو تم یہاں، ہم سب کو کاموں میں لگا کے" کنزہ نے کمرے میں آتے ہی بولنا شروع کر دیا

"ہاں ایسا کرو نا کہ تم بھی شادی کروالو اور آ کے آرام سے بیٹھو میرے ساتھ" حبہ نے اسے گھورا

"ہائے.. ھم تو یھی چاہتے ہیں پر ان بڑوں کا کیا کیا جائے" کنزہ کے پیچھے آتے احمد نے مصنوعی آہ بھرتے ھوئے کھا

"اگر تم کہو تو یہ کوئی مشکل بھی نہیں ہے میں منا لیتی ہوں سب کو" حبہ نے جھٹ سے آئیڈیا دیا

"نہیں میری پیاری بھابی آپ آرام سے بیٹھیں ابھی ہمیں اتنی جلدی بھی نہیں ہے کہ اینڈ ٹائم پہ شادی کر لیں ،ہماری کچھ تو تیاریاں ھوں گی" احمد نے آنکھ دبائی

"ہائیں.. میری تو کوئی تیاری نہیں تھی تم لوگوں کی کیا تیاری ہونی" حبہ نے معصومیت سے دیکھا

"اب ہر کوئی تمھاری طرح بور تو نہیں ہوتا نا حبل" علینہ نے اس کے گلے میں بانہیں ڈالتے ھوئے کہا

"اور نہ ہی کفل بھائی کیطرح کھڑوس" زاہد نے لقمہ دیا

"اچھا تو اس وقت یہاں مجھے تنگ کرنے آئے ہو ساری کی ساری فوج" حبہ نے آئی برو اٹھائے

جی ہاں بلکل، ہم اسی لئے آئے تھے پھر کیا پتا موقع ملے نا ملے" سعد گویا ھوا

"ہائے بھائی میں نے کونسا مر جانا ھے" حبہ روھانسی ہو کے بولی

"ہاں پر کیا پتا کھڑوس بھائی کے ساتھ کھڑوس بھابی بن جاؤ" سعد نے قہقہہ لگاتے ھوئے کھا

"سعد بھائی آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ مل گئے" حبہ نے منہ بناتے ھوئے کہا

ظاہر ہے اب تم کھڑوس لوگوں کی پارٹی میں جا رہی ھو تو میں ان سے ھی ملوں گا" سعد نے پھر سے اسے چھیڑا

"بھائی کیا کھڑوس کھڑوس لگائی ھوئی ھے.. ابھی اگر وہ کھڑوس آ گیا تو سب کو چھوڑ کے مجھ پر ہی برسے گا" حبہ نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ھوئے کہا پر سامنے دیکھتے اسے سچ میں ڈرنا پڑا کیونکہ سامنے کفل کھڑا تھا

وہ میں.. میں.. ہمیشہ کی طرح آج بھی بولتی بند ھو گئی تھی

"سعد تم یہاں ہو اور میں تمھیں ڈھونڈ کے پاگل ہو رہا ہوں، اٹھو چلو میرے ساتھ کچھ کام کروانا ھے" کفل نے وہیں کھڑے سعد کو کہا اور واپس جاتے جاتے حبہ کی طرف مڑا" اور تم کچھ گھنٹے اور رک جاؤ، سب اگلے پچھلے حساب کلئیر کرنے ہیں" اس نے انگلی اٹھا کے وارن کیا، اور حبہ کے چہرے پر خوف واضح نظر آ رہا تھا

نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے ہوئے حبہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے

"اب کچھ نہیں ہو سکتا تم یہ اپنی مرضی سے کر رہی ہو اب اگر پیچھے ہٹی تو سب کی نظروں میں عزت کھو دو گی، حبہ کو اندر سے آواز آئی تھی

"حبہ بچے سائن کرو.. اسے اپنے بابا کی آواز آئی اور اس نے سائن کر دیئے

سب کچھ اچھے سے ہو گیا حبہ رخصت ہو کے کفل کے کمرے میں جا رہی تھی دروازہ کھول کے جیسے ہی وہ اندر آئی اس کے پاؤں جیسے کسی چیز نے جکڑ لیے تھے کئی لمحوں تک وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکی تھی پر پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھی اور بیڈ کے پاس آ کے رکی وہاں بیڈ کے بلکل درمیان میں گلاب کی پتیوں سے دل بنایا گیا تھا اور اس دل کے درمیان وہی لفافہ پڑا تھا حبہ کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے اگر کفل کو یہ سب پتا چل گیا تو وہ اسے جان سے مار دے گا اس نے لفافہ اٹھایا اور پھاڑنے ہی لگی تھی کہ اسکی نظر اس پہ لکھے الفاظ پر پڑی

"مسز حبہ ذوالکفل "

اس نے جلدی سے لفافہ کھولا تو اندر سے خط کے ساتھ دو ہنی مون ٹکٹس نکلی وہ حیران ہوئی

"اتنا ستانے کے لیے معذرت چاہتا ہوں...

تمھارا اپنا"

کسی نے بہت قریب آ کے کہا تھا

"ذوالکفل"

حبہ کو جیسے کرنٹ لگا تھا اس نے پیچھے دیکھا تو کفل ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا

"کفل.. وہ.. یہ.. مجھے نہیں پتا یہ کون ہے اور... میں آپکو سب بتاتی ہوں.. "وہ ڈر سے الٹا سیدھا بولنے لگی

"کیا بتاؤ گی تم مجھے کہ تمھیں اک انجان آدمی سے پیار ھو گیا اس کے خطوط کی وجہ سے ؟ تم اس کے خط کا انتظار کرتی رہی لیکن وہ واپس نہ آیا اور تمیں مجوراً مجھ سے شادی کرنی پڑی، حبک مجھے لگتا ھے تم نے میری بات غور سے نہیں سنی" کفل نے حبہ کو کمر سے پکڑ کے قریب کرتے ھوئے کہا

"کفل آپکو یہ سب کیسے پتا" حبہ کے دماغ میں کچھ نہیں آرہا تھا وہ الجھ رہی تھی

"حبہ یہ مجھے نہیں پتا ہوتا تو کسے پتا ہوتا پگلی" کفل مسکرایا

"مطلب وہ آپ تھے ؟ کفل.. وہ آپ تھے.. آپ نے مجھے پاگل بنایا" حبہ فوراً اپنے آپ کو چھڑوا کے پیچھے ھوئی آپ.. آپ مجھے دھوکا دے رھے تھے" اسکی آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں بے دردی سے وہ اپنے اندر دھکیل رہی تھی

"حبہ بیٹھو... میں سمجھاتا ھوں تمہیں.." کفل نے صلح جو انداز میں کہا

"کچھ بھی نھیں سننا مجھے، میرے جذباتوں کے ساتھ کھیلتے رہے" حبہ رونے لگی

"یہاں بیٹھو، اور بات سنو میری" کفل نے اسے صوفہ پہ بیٹھایا

"میں بچپن سے جانتا تھا کہ ہم دونوں کی شادی دادو کی خواہش ہے، پر یقین مانو مجھے تم اچھی نہیں لگتی تھی، مجھے تم ایک پاگل سی لڑکی تھی جو کسی کے ساتھ بھی کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے کو تیار ھو جاتی تھی اور میں ایک پریکٹیکل بندہ، تمہارا اور میرا کوئی جوڑ نہیں تھا، پر میں غلط تھا، مجھے اس بات کا احساس تب ہوا جب میں سب سے دور جا بیٹھا، وہاں جا کے گزرتے دنوں نے احساس دلایا کہ تم بہت ضروری ہو میرے لئے اور میں کافی وقت سے تمھارے لئے اپنی محبت کو جھٹلاتا رہا لیکن تمھاری محبت کافی منہ زور واقع ھوئی اور میں چاروں شانے چت ھو گیا، اور جب میں واپس آیا تو تمھارے رویے سے اور باتوں سے پتا چلا کہ تمھارے خیالات میرے بارے میں بلکل بھی نیک نہیں ہیں، میں چاہتا تو تمہاری غلط فہمی دور کر سکتا تھا لیکن میں نے سوچا کہ ایسے خط لکھ کے تمہیں اپنی محبت کا احساس دلاؤں کیونکہ

یہ انتہائی تکلیف دہ بات ھوتی ھے کہ جس سے آپ محبت کرو وہ بے رخی دکھائے، پھر میں نے خط لکھا اور تمھیں ذرا شک نہ ہوا کہ وہ میں ہوں کیونکہ تم مجھے کھڑوس اور بدلحاظ آدمی سمجھتی تھی تو میں نے تمھیں تنگ کرنے کا ارادہ کر لیا اور انہی خطوط کے ذریعے تمھیں شادی کیلئے منایا یعنی انجان آدمی بن کے، اب مجھے بھی مزہ آنے لگا تھا اس کھیل میں، میری گھڑی بھی تمہارے بیگ میں گر گئی اور تم اس گھڑی کو بھی نی پہچان پائی، جب شادی کا وقت قریب تھا اور تم اس انجان آدمی کے انتظار میں تھی تو مجھے تمہارا دل توڑنا پڑا، حالانکہ میں تمہیں اسی وقت بتا سکتا تھا سب، لیکن تمھیں یہ آج ہی بتانا تھا تو بس پھر ایک خط لکھ دیا، چاہتا تو وہ خط بھی نہ لکھتا لیکن ڈر تھا کہ تم شادی سے انکار نہ کر دو

اور آج یہ خط میں نے یہاں رکھا تھا کہ تم سمجھ جاؤ کہ وہ انجان آدمی کوئی اور نہیں بلکہ میں یعنی ذوالکفل ہوں اسی لئے تمہیں پہلے روم میں بھجوایا اور خود بعد میں آیا کیونکہ میں تمھارے سامنے اسی انداز میں آنا چاہتا تھا،

اب تم بتاؤ میں کہاں غلط تھا؟"

کفل نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر ساری بات بتا دی

"مگر آپ یہ ساری بات پہلے بھی بتا سکتے تھے" حبہ ابھی تک آنسو بہا رہی تھی

"ضرور بتا دیتا، لیکن تم سے بدلہ بھی تو لینا تھا نہ جو ہر وقت کھڑوس کھڑوس لگی رہتی تھی" کفل نے شرارت سے کہا

"آپ ہیں ھی کھڑوس" حبہ نے غصے سے گھورا اور ہاتھ چھڑوا کے اٹھنے لگی

"بیٹھو.. کفل نے زور سے اسے دوبارہ صوفے پہ بیٹھایا

"طریقہ بے شک غلط تھا لیکن ارادہ غلط نہیں تھا میرا، معاف کر دو مجھے"

کفل نے نرمی سے کہا

آپکا طریقہ غلط نہیں بہت غلط تھا" حبہ نے منہ پھیلایا

"ایک شرط پہ معاف کروں گی اگر مجھ سے ویسی ہی محبت کریں گے جیسی خط میں ظاہر کرتے تھے" اس نے اتراتے ہوئے کہا

مجھے یہ سزا دل و جاں سے قبول ھے، قبول ھے، قبول ھے" کفل نے سیدھا ھاتھ سینے پہ رکھ کے سر کو تھوڑا خم دے کے ھنستے ھوئے کہا اور حبہ خوش تھی کہ اسے اپنی محبت اپنی خوشی کفل کی صورت مل گئی تھی وہ اس کے سینے سے لگی خوشی کے آنسو بہا رھی تھی..... اور کفِل یہ سب انجوائے کر رہا تھا.... آخر اسکی محبت اسے مل گئی تھی اور اسکی محنت زائع نہیں ہوئی تھی....

****

ختم شد